حسب ضابطہ رجسٹری شدہ ہے

العشق نارٌ یحرق ما سوی اللّٰہ

الحمد للّٰہ و المنۃ کہ دریں زمان سعادت اقتران نسخہ صحیحہ

گلدستۂ میراں شاہ

یعنے

عالیجناب زبدۃ السالکین سراج العارفین حضرت خواجہ سیّد میراں شاہ صاحب جالندہری چشتی صابری ادام اللّٰہ فیوضہم

کی

تازہ ترین اور جدید منظوم تصنیفات

حسب فرمایش

میر امیر بخش اینڈ سنز تاجران کتب و مالکان سلسلہ تفسیر نعمانی
کشمیری بازار لاہور

حمید یہ سٹیم پریس لاہور میں طبع ہوا

باہتمام مولوی محمد ثناء اللہ مینجر کے ۔

غزل

جلوہ شانِ خدا مستان شاہ
مظہرِ نورِ خدا مستان شاہ

مخزنِ جود و سخا مستان شاہ
معدنِ لطف و عطا مستان شاہ

قربِ حق۔ شاہِ ولایت بالیقیں
زیرِ قدمِ مصطفےٰ مستان شاہ

بر سرِ تاج خلافت خواجگاں
چشمِ چشتی میں بسا مستان شاہ

مجھ سے کیا ہو وصف عالیجاہ کا
خود خدا کرتا ثنا مستان شاہ

شہر دہلی میں عیاں ہے فیض عام
رہنما۔ اہلِ صفا مستان شاہ

مرقدِ انور پہ جا کر دیکھ لو
پرتوِ صلِّ علےٰ مستان شاہ

پڑ گئی جس پر توجّہ کی نظر
بول اُٹھا انی انا مستان شاہ

کب ہو کابل کے مقابل دو جہاں
جس جگہ پیدا ہوا مستان شاہ

کیا خطرِ چشتی لاہوری کو میاں
جس کا ایسا پیشوا مستان شاہ

جو کہ ہو بیمارِ ہجرِ دلربا
اس کو دیتے ہیں دوا مستان شاہ

میراں شاہ با شوق دیکھا غور سے
غیرِ حق سے ماسوا مستان شاہ

غزل

سو جان سے ہوں میں شیدا مستان شاہ تیرا
سر میں مرے ہے سودا مستان شاہ تیرا

دل ہیں مرے تمنا۔ گر ہے تو بس یہی ہے
دیکھوں میں جا کے روضہ مستان شاہ تیرا

شمس و قمر کی صورت۔ ذرات پھر رہا ہے
آنکھوں میں میری نقشہ مستان شاہ تیرا

چشتی جو ہیں لاہوری پیر پرست کامل
کرتے ہیں عرس ہر جا مستان شاہ تیرا

ہوتے ہیں جمع آ کر ہر سال ہیں مشائخ
حق نے کیا وہ رتبہ۔ مستان شاہ تیرا

کیا فیض ہے کہ ہر اک دہلی کا رہنے والا
مدحت گستاں ہے ہر جا مستان شاہ تیرا

ممکن نہیں رقم ہو۔ میراں شاہ تا قیامت
لکھوں اگر سراپا۔ مستان شاہ تیرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا خواجہ معین الدین ولی سلطان الہند رسول نما
تم شاہ شاہان ہو اجمیری ہے عرش بریں پہ دھوم تیری
اے مظہر ذات علم یزلی اے واقف راز خفی و جلی
تیری فیض قدم مبارک سے آباد ہے گلشن ہندوستاں
مخلوق خدا میں کون ہے وہ جسے تیری جمال کا شوق نہ ہو
ہیں قطب الدین فرید الدین علاؤ الدین نظام الدین

مقبول جناب علی و نبی منظور حبیب ذات خدا
ہے قرب فرائض قرب تیرا ہے کون و مکان میں جلوہ تیرا
اے شاہ ولایت ہندی ولی اے غوث کی بہا اصل علی
اے مالک ملک ولایت کے تیرے سب ہیں گدا یا شاہ و گدا
سبھی جن و ملائک حور پری انسان تو سبھی ہیں جیسے فدا
کیا جلوہ گری ہے ہیچ تنی کیا فیض جنوں ہے از غوث سما

بس میاں شاہ کیا وصف کہوں کیا شان کہوں کیا میری زباں
اسلام یہی اور دین یہی ایمان یہی ہیں بحر سخا

تو آ رے ساجن گلے لگا لے کبھی تو دیکھوں جمال تیرا
ہے سب سے بڑھ کر جو مجھ پہ پیاری یہ بے نیازی خیال تیرا
تمھاری فرقت سے ہو رہا ہے جو حال دل کا کسے سناؤں
کبھی نہ پوچھا کرم سے آپنے جو کیا ہے دل کا یہ حال تیرا
تمام ہستی خودی کا کھٹکا جو وہم دوری کا تھا جو باطل
سمایا پتلے میں خاک کے ہے جمال تیرا جمال تیرا
سوائے تیرے نہیں ہے کوئی جو مخفی تو ہے کو خوب سوچا

تو ہی ہے ظاہر تو ہی ہے باطن عجب ہے اس میں کمال تیرا
اوٹھے نہ جب تک حجاب اپنا مٹے نہ زنگِ دوئی کی چھائی
نظر میں کیوں کر بھلا سمائے وہ جلوۂ حسن و جمال تیرا
کہ جس نے مطلق وجود دیکھا تو ایک آدم رسول مولا
کہاں ہے پھر ماؤ تو کی باقی یہی ہے قرب و وصال تیرا
غریب میراں شاہ تیرا عاشق ہیں تیری ناز و ادا کے قرباں
جو سر پہ سایہ ہو پیرِ چشتی تو کیا ہے ملنا محال تیرا

صنم کے عشق نے تن من جلایا
کرم کر اے میرے محبوب پیارے
ذرہ نامِ خدا تو سامنے آ
ہزاروں مبتلا عاشق ہیں تیرے
میاں ڈھونڈا تجھے ارض و سما میں
پڑے سوتے تھے ہم ملکِ عدم میں

غمِ فرقت نے دیوانہ بنایا
بھلا گھونگٹ میں کیوں مکھڑا چھپایا
بتا دے کیا تیرے جی میں سمایا
دو عالم میں کوئی تجھ سا نہ پایا
بجز دل کے کہیں مطلق نہ پایا
تو اپنے عشق کی لے نیں جگایا

عجب ہے میراں شاہ انداز وحدت
مجھے ہر شان میں پیارا دیکھایا

شکلِ انساں میں نور ہے تیرا
وصل تیری کا خاص قربِ مکاں
نحن اقرب ہے خود ہوں میں غافل
لن ترانی تیری نے پھونک دیا
کیا کہوں عشق میں بھلا تجھ کو
گرچہ ہوں میں گناہگاروں میں

ہر دو عالم ظہور ہے تیرا
کیا کہوں یار دور ہے تیرا
کب کہوں میں قصور ہے تیرا
کوہ چہ اے یار طور ہے تیرا
سب کے دل میں فتور ہی تیرا
نام پیارے غفور ہے تیرا

وصل تیرا ہے جنت الماوا — ہجر یوم النشور ہے تیرا

میراں شاہ کو بولاؤ یا خواجہ
میرے دل میں شور ہے تیرا

عشق نے تیرے صنم مجکو پریشان کیا — حالِ مجنوں مجھے برگشتہ و ویران کیا
تونے اب تک نہ میری حال پہ کی نظر عطا — مَیں تو ایمان دل و جان کو قربان کیا
مجکو واللہ تیری شوخ نگاہ نے مارا — مجکو زخمی تو نہیں خنجر بران کیا
تیرا کچھ وصف لکھوں کیا میری طاقت ہے شہا — میرے خواجہ تجھے اللہ نے ذی شان کیا
خواہشِ جنت و فردوس حور کی طلب — اپنے ہی حسن پہ عاشق مجھے بران کیا
رحم کر مجھ پہ میاں خواجہ عثمانؓ کے لئے — آنکھ مینے تیرے عشق میں حیران کیا

میراں شاہ کیوں تیری الطاف سے محروم رہے
مجکو محبوب خدا ہند کا سلطان کیا

غزل

جو کوئی باصدق دل دربار جائے صابری — دیکھ لے آنکھوں سے اپنی وہ لقائے صابری
جسکو بخشا ہے خدا نے ذوقِ شوقِ خواجگاں — بس وہی جانے میاں صفت و ثنائے صابری
مرتکوں ہر زیارت آتے ہیں شاہ و گدا — مَیں ہوں اک ادنی غلامِ خاکپائے صابری
جسکے دل میں ہو طلب دیکھے جمالِ روئے حق — خاک کلیر آنکھ میں سرمہ لگائے صابری
اپنی ہستی اور خودی سے جو کوئی آزاد ہو — واصلانِ حق وہی ہے آشنائے صابری
حضرتِ مخدوم کی کیا شان ہے صلِ علیٰ — جن و انسان و ملائک ہیں فدائے صابری
میراں شاہ تو کون ہے پوچھے کوئی تو دے سنا — بندۂ مسکیں جناب حق نما شیخ صابری

غزل

ساقی سے کوئی جاکر پیغام یہ سنا دے — اِک جام عاشقانہ بھر کر مجھے پلا دے

پیتے ہی جسکو فوراً ہو جاؤں مست و بیخود
روئے صنم کا جلوہ اِک آن تو دکھادے

مدت سے ہوں میں تیری لطف و کرم کا شایق
جز عشق جان جاناں جو کچھ کہ ہو مٹادے

ایسا پلا کہ دل سے مٹ جائے وہم باطل
جز عین غیر دل سے نقطہ دوئی اُٹھادے

ساقی میں تیری صدقے تیری عطا کے قرباں
حسرت رہے نہ باقی بس وہ نشہ پلادے

اِک جام مے کے بدلے حاضر یہ میرا سر ہے
اُس دلربا کا مجھکو دیوانہ سا بنادے

میرانشاہ میکدہ میں حاضر ہو سر کے بل تو
نظر کرم سے ساقی شاید نشہ پلادے

غزل

عاشق از جان و دلم آپکی سرکار کا ہوں
خواجۂ ہند ولی طالب دیدار کا ہوں

دین و دنیا کی طلب اور نہ عقبیٰ کی ہوس
میں تو مشتاق اِنعام آپکے دربار کا ہوں

آشنا غیر کا مطلق ہوں نہ ہے غیر کہیں
میں دل و جاں سے فدا محرم اسرار کا ہوں

ہے سدا ورد زباں اپنا تو یا ہند ولی
طالب اسرار نہانی کے میں اظہار کا ہوں

نہ کیا زہد و ریاضت نہ ہوئی چلہ کشی
میں تو اِیثار تیرے نام کے ایثار کا ہوں

یاد فرماؤ اگر خواب میں عاجز کو میاں
میں طلبگار جو شیریں تیری گفتار کا ہوں

میرانشاہ جنت و فردوس کا طالب ہی نہیں
میں تو عاشق شہِ اجمیر کی گلزار کا ہوں

غزل

عشق ہے دل کو ستاتا رات دن
یار ہے مکھڑا چھپاتا رات دن

عشق ہادی کی ہدایت اور ہے
کان میں میری سُناتا رات دن

ہجر کس کا وصل کس کو کہتے ہیں
وہم باطل ہے ستاتا رات دن

اپنی ہستی اور خودی کو چھوڑ دے
ہر میں حق حق ہے بتاتا رات دن

یار کیں مکّار وہ ہوگے باز ہے
ہے مجھے کیا کیا سجھاتا رات دن

آپ ہے خود کہہ رہا اِنّی اَنا
مجکو دھوکے میں ہے پاتا رات دن

آپ خود موجود ہے ہر شان میں — آپ کو کیوں ہے چھپا تارات دن
میراں شاہ قدموں تلے مخدوم کے — دمبدم سر ہوں جھکا تارات دن

غزل

لو خبر یا خواجۂ ہندل ولی بہرِ خدا — از طفیلِ خواجۂ عثمانِ ہاروں اولیا
مظہرِ نورِ الٰہی محرمِ سرِّ نہاں — رحم کن بر حالِ ما یا سیدِ جود و سخا
ہے سبھی دربارِ عالی آپکا کا زیب فیہ — کیوں رہا محروم عاجز ناتواں اے راہنما
یاد فرماؤ تو میں بھی دیکھ لوں جھبیہ کو — آستاں بوسی کروں میں ہو اگر نظرِ عطا
اے جنابِ آفتابِ ہند زیبِ دو جہاں — جلوۂ ذاتِ مقدس روضۂ انور دیکھا
بحرِ غم میں ہے پڑی کشتی میری اے ناخدا — اب کرو جلدی کنارے چشتیوں کے پیشوا
میراں شاہ پر گر عنایت ہو تو بیڑا پار ہو — بہر قطب الدین فرید الدین صابر پیر کا

غزل

ہے یار وہ کیا پاس اگر یار نہ ہووے — کیا جانتے جب محرمِ اسرار نہ ہو
ہم کون کسی مرد کے رہنے کی جگہ ہیں — مٹی ہے وہ گھر جب شہِ گھربار نہ ہو
ہر آنکھ کی پتلی میں وہی دیکھتا ہے — کیا ابصارت ہے جو اسکا کوئی مختار نہ ہو
کرو دور میاں دل سے یہ مَیں تو کا بکھیڑا — پھر کون ہے جب آپ ہی دلدار نہ ہو
میراں شاہ تو وصل ہو کہاں ذاتِ خدا کا — جب عقدہ کشا حیدرِ کرار نہ ہو

غزل

عاشق کا اگر عشق سے تن من جلا نہ پیارے — مسکیں غریب دل کو اتنا ستا نہ پیارے
تیری ہی دیکھنے کو آنکھیں ترس رہی ہیں — نامِ خدا تو ہم سے مکھڑا چھپا نہ پیارے
فرماؤ کس خطا سے ہم سے خفا ہو دلبر — اس تلخ ترش رو سے باتیں سنا نہ پیارے
ایمان جان و دل کو قرباں کیا ہے تجھ پر — اس پر بھی ہم پہ تیری مہر و وفا نہ پیارے

ناز و ادا سے تیری حیرت میں پڑ رہا ہوں ۔۔۔ دکھلا جمال اپنا مجکو رولا نہ پیارے

ظلم و ستم سے تیری اب تن میں جان نہیں ہے ۔۔۔ رنج و الم وہ کیا ہے جو کچھ سہا نہ پیارے

میراں شاہ حال کہتے چشتی پیا کے در پر ۔۔۔ جُز اپنے در کے مجکو در در پھرا نہ پیارے

غزل

کیا عشق نے ہے رنگ دکھایا کہوں میں کیا ۔۔۔ مئے بیخودی سے جام پلایا کہوں میں کیا

دونوں جہاں کو دل سے فراموش کر دیا ۔۔۔ کیا دل میں دلربا کو بسایا کہوں میں کیا

بیرنگ سے وہ رنگ ہے کیا کیا دکھا رہا ۔۔۔ آنکھوں میں میری یار سمایا کہوں میں کیا

بس منہ سے میں عشق کے جُز حرف تین ہی ۔۔۔ جو کچھ لکھا پڑھا تھا بھلایا کہوں میں کیا

ہستی خودی سے اپنی جو بے آشنا ہوئی ۔۔۔ غیر از خدا کہیں بھی نہ پایا کہوں میں کیا

اے ناصح مجھے تو ہے تلقین عشق سے ۔۔۔ بس ع لام تی سے سمجھایا کہوں میں کیا

بے فہم ڈھونڈتے ہیں میاں جا بجا اُسے ۔۔۔ انساں میں آپ کو ہے چھپایا کہوں میں کیا

من عرف نفسہٗ کے یہ مطلب سے غور ہی ۔۔۔ وحدت میں پڑے ہیں خدایا کہوں میں کیا

میراں شاہ پیر چشتی کی بندہ نوازی ہے جو ۔۔۔ کچھ میرے کان میں ہو سنایا کہوں میں کیا

غزل

دکھا دیدار محبوب الٰہی ۔۔۔ سنی سرکار محبوب الٰہی

جو تجھ پہ جلوہ گر ہے ذات ربی ۔۔۔ خفی اسرار محبوب الٰہی

ہوئے دہلی کے سلطان شاہ ولایت ۔۔۔ زہے مختار محبوب الٰہی

ہمہ ناسوت سے لاہوت تک ہی ۔۔۔ تیرا اظہار محبوب الٰہی

عیاں ہے گنج مخفی چشتیوں کو ۔۔۔ تیرا اسرار محبوب الٰہی

خبر لے اے مسیحا جاں بلب ہوں ۔۔۔ تیرا بیمار محبوب الٰہی

عنایت یا نظام الدین چشتی ۔۔۔ میرے غمخوار محبوب الٰہی

کھڑے ہیں سرنگوں انساں ملائک
تیرے دربار محبوب الٰہی

میاں کس شوق سے آتے ہیں درویش
تیرے دربار محبوب الٰہی

براہِ فردِ عالم دل سے میسر
مٹے آزار محبوب الٰہی

یہ ہر دم میاں انشاہ کی ہو زباں پر
رواں گفتار محبوب الٰہی

غزل

کرم کر یا نظام الدین خدارا
برا ہوں یا بھلا ہوں میں تمہارا
عجب صلِ علیٰ رتبہ ہے تیرا
ولے عقدہ کُشا رتبہ ہے تیرا
مُعلیٰ شان منظورِ الٰہی تو
ہوئے درگاہ مغفورِ الٰہی
شمع دینِ محمد مصطفیٰ ہو
چراغ خاندانِ چشتیا ہو
تمہیں تو خضرِ راہِ گمرہاں ہو
تمہیں ساکن مکان ولامکاں ہو
مجھے ہے خواجگاں سے عشق بازی
بس اب مجھ پر کرو غربت نوازی
خدا کی دید ہے دیدار تیرا
شناسا ہے میاں غفار تیرا
بہی جاتی ہے کشتی بحرِ غم میں
کرو نظرِ عطا رنج والم میں

دکھا دیجے مجھے راہِ صفا را
نظام الدین محبوبِ الٰہی
جو محبوبِ خدا رتبہ ہے تیرا
نظام الدین محبوب الٰہی
عجب ہے جلوۂ نورِ الٰہی
نظام الدین محبوب الٰہی
قسیمِ فیض پیرِ مرتضیٰ ہو
نظام الدین محبوبِ الٰہی
تمہیں تو پیشوائے عارفاں ہو
نظام الدین محبوب الٰہی
اوسی گھر میں تجھے ہے سرفرازی
نظام الدین محبوب الٰہی
ہے درگاہِ خدا دربار تیرا
نظام الدین محبوب الٰہی
لگاؤ اب کنارے ایک دم میں
نظام الدین محبوب الٰہی

جہاں میں آپ فخر الاولیا ہیں — غریبوں کے لئے حاجت روا ہیں
میاں ہم بھی تیرے در کے گدا ہیں — نظام الدین محبوب الٰہی
ہوئے شمس و قمر دونوں برابر — نظام الدین اور مخدوم صابر
وہ ہیں کلیر میں تم دہلی میں قادر — نظام الدین محبوب الٰہی
اگر ہو میراں شاہ پر مہربانی — بسے دل میں محبت خواجگانی
رہے لاج و شرم ہر دو جہانی — نظام الدین محبوب الٰہی

غزل

ہم عشق میں دلدار کے حیران ہیں واللہ — ہر آن جدائی سے پریشان ہیں واللہ
چھیڑو نہ مجھے یارو کوئی سوختہ دل کو — ہم اپنی میاں جان سے بے جان ہیں واللہ
جب اپنی خبر مجھکو نہیں ہے کہ میں کیا ہوں — حیوان سے بدتر ہمیں انسان ہیں واللہ
کیا ہمکو بھلا عاشق مجنوں کی خبر ہے — ہم آپ ہی سرگشتہ و ویران ہیں واللہ
جب یار کو مشتاق کہ ملنے کی غرض ہو — پھر ہمکو سبھی منزلیں آسان ہیں واللہ
ہے کون جو کرتا نہیں خالق کی پرستش — ہم کہتے ہیں ہم صاحب قرآن ہیں واللہ

میراں شاہ وہ سرشان ہیں بے نام و نشاں ہیں
ہم کیا ہیں یونہی بے سر و سامان ہیں واللہ

غزل

میں دل و جان سے ایثار ہوں تیرا صابر — خاکساری سگ دربار ہوں تیرا صابر
خاک کلیر کی مجھے خاک شفا ہے مولا — اے مسیحا کہ میں بیمار ہوں تیرا صابر
اپنے دامن میں چھپا گنج شکر کے پیارے — میں تو جیسا ہوں گنہگار ہوں تیرا صابر
نہیں خواہش ہے میاں دولت و حشمت کی مجھے — خاکساری کا طلبگار ہوں تیرا صابر
دولت اسرار نہانی کی ملی سب ہے تجھکو — میں اسی شے کا خریدار ہوں تیرا صابر

تیری میخانہ سے مئے اے میری ساقی ہو عطا | میں بھی اک جام سے سرشار ہوں تیرا صابر
میراں اللہ کو ہے تیری صبر و رضا کی خواہش | میرے مولا میرے غمخوار ہوں تیرا صابر

غزل

میری راز دل تجکو دل دے چکا ہوں | مگر دیکھے دل رنج و غم میں پہنسا ہوں
میاں تجکو اُلفت نہ مہر و وفا ہے | پڑا ہئیں تیرے در پہ لے بیوفا ہوں
نہ مجھ پر کرم ہے نہ نظرِ عطا ہے | تیرے ناز و انداز پر مبتلا ہوں
یہاں تک تیرا عشق لایا ہے مجھکو | کہیں لے بھی جائے تو مئیں خوش رضا ہوں
اے مہ لقا کچھ تو اپنا پتہ دے | جو اس پردہ غفلت میں ہی چھپ رہا ہوں
نہیں مجکو ملتا کوئی تیرا مسکن | زمیں آسماں تک تجھے ڈھونڈھتا ہوں
کرم کی نظر اب تو کر میراں شاہ پر | مئیں بندہ تیرا ناتواں نارسا ہوں

غزل

عشق نے پہونکا مجھے دلدار کیسا ہو گیا | درد و غم میں ہوں پڑا غمخوار کیسا ہو گیا
ایک پل آنکھیں دکھا کر وہ تو پردے میں چھپا | تیر مژگاں کا جگر سے پار کیسا ہو گیا
دیکھکر حسنِ ازل کو اڑ گئے تاب و تواں | زلف کی ناگن گلے کا ہار کیسا ہو گیا
ہجرِ جاناں میں میرے سینے میں کیا ناصور تھا | وصل کی آمد سے وہ ہموار کیسا ہو گیا
میراں شاہ کر آرزو مخدوم صابر پیر سے | واسطے امداد کے دربار کیسا ہو گیا

غزل

اے شہ ہندوستاں پیرِ مغاں اکبر علی | حافظ و فاضل طبیبِ رازداں اکبر علی
ساکنِ دہلی عجب جلوہ نما ہے آستاں | گر ہوں گر رہنما شاہِ شہاں اکبر علی
مرشدِ شاہ و گدا فیاض علمِ احمدی | خضر صورت محرمِ سرِ نہاں اکبر علی
جس پہ پڑ جائے نظر وہ واصلانِ حق ہوا | بیکسوں اور عاجز دل کا مہرباں اکبر علی

نورِ چشم راحتِ دل حضرتِ غنبدل علی — خاص جالندہر مزار جسم وجاں اکبر علی
اے جنابِ دستگیری فیضِ بخشِ مفلساں — لو خبر اس وقت بہرِ عاصیاں اکبر علی
صابر الشاہ کو ہے بھروسا آپکی درگاہ سے — قادری ہے فیض تم سے بیگماں اکبر علی

غزل

رُخِ پُر نور کا جلوہ دکھا دو یا رسُول اللہ — کرم سے آرزو دل کی دِلا دو یا رسول اللہ
تمہارے حُسن پر شمس و قمر ہوتے ہیں شرمندہ — برائے حق ذرہ پردہ اوٹھا دو یا رسُول اللہ
انا احمد انا عرب میں ہے اسرار یکتائی — مجھے بھی اب یہی نکتہ سمجھا دو یا رسُول اللہ
تمہیں وحدت میں ہو یکتا تمہیں کثرت میں ہو ہمتا — مجھے بھی خواب غفلت سے جگا دو یا رسُول اللہ
تیری دربار عالی میں سدا سائل ہوں ای ساقی — مجھے تم جام وحدت کا پلا دو یا رسُول اللہ
میاں حسنین کا صدقہ لگا دو صابران شاہ دامن — خیالِ غیر حق دِل سے مٹا دو یا رسول اللہ

غزل

مخدوم میرے پیر کا عالی مقام ہے — مقبول ذات قربِ رسُولِ انام ہے
از عرش تا بہ فرش علی احمد کی دھوم ہے — صابر پیا کا ہر دو جہاں فیضِ عام ہے
آئینہ دل میں دیکھو ذرا رُتبہ حضور — جلوہ چراغِ گنج شکر کا مدام ہے
لاکھوں بشر جو آتے ہیں شیدا حضور کے — ہر ایک کی زبان پہ صابر کا نام ہے
لنگر کھلایا سب کو نہ کھایا تھا آپنے — مخدوم میرے پیر پہ صبر اختتام ہے
دُنیا و دین ست یار و تعلق ہی کیا مجھے — صابر پیا کا ذکر ہمیں صبح و شام ہے
پوچھے کوئی پتہ تو سنا دے یہ صابران شاہ — صابر پیا کے در کا یہ ادنی غلام ہے

غزل

معلی ہند کے سلطان معین الدین اجمیری — چراغ خواجہ عثمان معین الدین اجمیری
حقیقت احمدی کی خاص مخزن خواجہ چشتی — ہیں جنت کے گل بستان معین الدین اجمیری

جمالِ حُسنِ خواجہ کا ہوا ہے دو جہاں شیدا — زہے محبوب ہیں سُبحاں معین الدین اجمیری
جو قطب الدین فریدالدین علاؤالدین نظام الدین — ہے شانِ پنجتن افشاں معین الدین اجمیری
کرے اوصاف کیا اونکا زباں سے ہو بیاں کیسے — جو ذاتِ حق میں ہیں پنہاں معین الدین اجمیری
مجھے اے خواجہ چشتی نہیں کیوں یاد فرماتے — سدا حیرت میں ہوں غلطاں معین الدین اجمیری
تمہارے در پہ صابر الشاہ سدا اُمید رکھتا ہے — نکالو دل کے سب ارماں معین الدین اجمیری

غزل

المدد یا غوثِ اعظم دستگیرِ بیکساں — پیشوائے عارفاں اے رہنمائے گمرہاں
ہے مُریدی لاتخف اللہُ فرماں بامسند — کیا اوسے خوف و خطر جب آپ خود ہو مہرباں
آپکا اور ذاتِ ربانی کا پردہ ایک ہے — جو کوئی منکر ہے آمیں وہ گروہِ ناکساں
وصف ہو کیونکر بشر سے جبکہ ہو محبوبِ حق — عرشِ اعلیٰ پر ثناخواں ہیں تیری کرّوبیاں
آپ کے ہیں زیرِ بالائے قدم سب اولیا — روئے نور روئے نمائے حق بچشمِ عاشقاں
مصطفٰے کے لاڈلے ہو نورِ دیدہ مرتضیٰ — فاطمہؓ کے جانِ و تن ہو اے شفیقِ دو جہاں
ہے وظیفہ اسمِ اعظم شیخ عبدالقادرم — عالمِ علمِ حقیقت واقفِ سرِ نہاں
اے فقیرِ بے نظیرِ پیرِ پیرانِ جہاں — اے مرے پشت و پناہ غمخوار بہرِ عاصیاں
کیوں نہ ہو عقدہ کشائی آپکی درگاہ سے — جبکہ ہو تم مونس و ہمدم برائے عاجزاں
تو خبر بہرِ جنابِ بو سعیدِ مخزومی — لطف کُن بر حالِ من یا سیدِ شاہِ شہاں
قطبِ ربانی مدد یا شاہِ جیلانی مدد — غوثِ صمدانی مدد رنج و الم ہیں الاماں
اپنے میخانے سے مجکو شوق کی مئے ہو عطا — کیوں بھلا ساقی ہے تجھ سا در زمین و آسماں
میراں شاہ کی آرزو منظور ہو یا غوث پاک — یا محی الدین قادر عشق قایم خوجگاں

غزل

کہوں کیا رتبۂ اعلیٰ بیاں مخدوم صابر کا — ہے جلوہ تا زمین و آسماں مخدوم صابر کا

نشان و بے نشاں اندر نشاں مخدوم صابر کا
مکان و لامکاں اندر مکاں مخدوم صابر کا

گیا کلیر میں جو کوئی رہی خواہش نہ کعبے کی
ہے بیت اللہ اوسی وہ آستاں مخدوم صابر کا

دیا رتبہ عجب حق نے بلایا ذات اپنی میں
ہے اوصافِ الم نشرح عیاں مخدوم صابر کا

چلو اے چشتیو تم سر کے بل پیران کلیر میں
وہاں ہے فیض کا دریا رواں مخدوم صابر کا

طلب ہو چشتیو جسکو جمالِ احمدِ مرسل
لقا ہے بادشاہِ دو جہاں مخدوم صابر کا

تریئت اللہ کا جلوہ رخ صابر نمایاں ہے
عیاں ہے ذاتِ حق سرِ نہاں مخدوم صابر کا

لحد میں آ کر پوچھیں ملائک کس کا بندہ ہے
کہوں گا میں تو ہوں بندہ میاں مخدوم صابر کا

محبت میراں شاہ دل میں جسے تا اول و آخر
رہے ہر دم میرا وردِ زباں مخدوم صابر کا

غزل

محبت جان جاناں نے عجب جلوہ دکھایا ہے
ولیکن وہم دوری کا میرے دل سے اٹھایا ہے

کلامِ نحن اقرب کا دیا پیغام قرآں مین
نہیں مطلق جدا ہم سے یہی نکتہ سمجھایا ہے

سراسر ہم پہ شاہد ہے یہ ہر سو عین وجہ اللہ
بہر صورت بہ ہر مظہر نظر میں آسمایا ہے

یہ ہستی اور خودی اپنی سراسر وہم باطل تھا
کھلی جب آنکھ غفلت سے بجز حق کو نہ پایا ہے

ہوا پر جوش میخانہ جو دلبر کی محبت کا
تو از خود جام مے وحدت مجھے بھر کر پلایا ہے

گواہی لا الٰہ سے ہوا بس فیصلہ سارا
ہمہ موجود ہے اللہ عجب جھگڑا مٹایا ہے

ہوا الطاف میراں شاہ جناب پیر چشتی کا
سمجھ کر خاکسار اپنا مجھے دامن لگایا ہے

غزل

عشق نے مجھکو پھونک دیا
آرے پیا ئوں تیری بلا

بہر خدا کر مہر و وفا
آرے پیا ئوں تیری بلا

در پہ تیرے ہوں آن پڑا
اب تو نکل پردے سے ذرا

کون خطا سے تم ہو خفا
آرے پیا ئوں تیری بلا

جانے دے اب جور و ستم
تجکو پیا صابر کی قسم
مجھ پہ کرو میاں نظرِ عطا
آرے پیاؤں تیری بلا
مجھ سے تیرا اوصاف ہو کیا
حسن تیرا ہے حسنِ خدا
اب تو کرم سے مکھڑا دکھا
آرے پیاؤں تیری بلا
ہجر میں تیری جان جہاں
مجھ میں نہیں ہے تاب و تواں
دیر ہوئی اے ماہ لقا
آرے پیاؤں تیری بلا
اب تو ختم کر جور و جفا
اے میرے چشتی روئی نما
آپ کے در کا میں ہوں گدا
آرے پیاؤں تیری بلا
میراں شاہ کی لیجے خبر
اے مہِ تاباں نورِ نظر
کون ہے میرا آپ سوا
آرے پیاؤں تیری بلا

غزل

شیخ عبد القدوس گنگوہی
پاک جمال دِکھاؤ جی
سائل کو دربار سے اپنے
اب تو دان دِلاؤ جی
عقدہ کشا مقبولِ خدا
عاجز پہ کرو تم نظرِ عطا
صدقہ عارف احمد جی کا
اِتنا نا ترساؤ جی
کر جورت ہوں بنتی کرت ہوں
بیس نوا کر پیاں پرت ہوں
نس دن پل چھن یاد کرت ہوں
موہ کو درس دکھاؤ جی
تم ہو مظہر نورِ خدا
کیا آپ کی شان ہے صلِّ علیٰ
میں ہوں بھکھاری آپکے در کا
دامن موہے لگاؤ جی
ایسا ہوں مدہوش نشے سے
وہم خودی کی بُو نہ رہے
تم ساقی ہو پریم پیالا
موہ کو آن پلاؤ جی

اے ستگور گنگوہی پیارے — تجھ بن نین کو چین نہیں
دوء و جگت پت راکھو موری — اب کرپا فرماؤ جی
میراں شاہ تجھ در کا داسے — سرن پڑے کی لاج تو ہے
من سے موہ پہ دیا کرو — اب اپنے وطن بلاؤ جی

غزل

اے ذات پاک عالی یا خواجگان چشتی — مقبول لایزالی یا خواجگان چشتی
اس غم رسیدہ دل کی عقدہ کشائی کیجے — اے بیکسوں کے والی یا خواجگان چشتی
شاہ و گدا کے دل میں جلوہ سما رہا ہے — سرکار لاؤ بالی یا خواجگان چشتی
عرب و عجم سے شاہا ہندوستاں میں تیری — ہے سلطنت نرالی یا خواجگان چشتی
دربار سے تمہارے خالی گیا نہ کوئی — بخشو مجھے خوشحالی یا خواجگان چشتی
قلبی نظر سے دیکھا جسکو ہوا وہ اکمل — ہے قرب لایزالی یا خواجگان چشتی
جز محو عشق حق کے میراں شاہ درد سرہی — ہو دور قیل و قالی یا خواجگان چشتی

غزل

عشق کامل ہر بشر کو ذات اکبر چاہیئے — خاص مومن ہے جسے دین پیمبر چاہیئے
ہے مسلماں جس کو الفت پنجتن کی دلپذیر ہو — جاں فدائے مرتضیٰ ہو آب کوثر چاہیئے
جس کے ہو دل میں محبت غوث اعظم پیر کی — پھر اوسے خوف و خطر کیا روز محشر چاہیئے
جو کوئی ہو سلسلہ میں خواجہ ہندل ولی — کیا طلب جنت سے ہو دوزخ سے کیا ڈر چاہیئے
جو فنا فی شیخ ہی بس ہے فنا فی اللہ وہی — قرب حق حاصل ہو پھر مدہوش اکثر چاہیئے
عارف باللہ کے آگے کیا فنا اور کیا بقا — یہ مقام غور ہے ہمراز رہبر چاہیئے

میراں شاہ کچھ بھی نہیں ہے ماسواء ذات حق
لا الٰہ پر میاں قایم تصور چاہیئے

غزل

یاد آتی ہے مجھے اے یار دلداری تیری
وہ ندائے خود الستی خاص گفتاری تیری

شوق میں آکر تجھے ہمنے کہا قالوا بلیٰ
وعدۂ لاتقنطوا کے ساتھ غمخواری تیری

آپ اپنے حسن پر پہلے مجھے شیدا کیا
اب نہیں وہ مہربانی کیا ہوئی یاری تیری

عشق نے پھونکا ہے میرا تن بدن اے بے نیاز
اس پہ بھی یاد آتی ہے پہلی وفاداری تیری

ترش رو ہو کر مجھے دیتے ہو بدنامی میاں
قند ہے شیریں ہے اے نازکبدن گالی تیری

میں نہیں ہوں تو ہی تو ہے اے صنم تیری قسم
پھر بھلا کس پہ ہوئی جور و ستمگاری تیری

یا نبی خود آپکا ہے عاشق و شیدا خدا
خود خدا ہی کر رہا ہے نازبرداری تیری

یا محمد میراں شاہ کی آرزو منظور ہو
دمبدم کرتا رہوں صفت و ثناداری تیری

غزل

میں ہوں عاشق زار و دلدار تیرا
جو ہو میری قسمت میں دیدار تیرا

دل و جان قرباں کیا میں نے تجھ پر
کوئی دم ہے مہمان بیمار تیرا

بھلا کس خطا سے ہو آنکھیں چراتے
ہوا مجھکو سودا ہے آزار تیرا

ہوا حال ویراں تیری جستجو میں
پتہ کچھ نہ ملتا ہے اے یار تیرا

تیری ناز و انداز بے انتہا ہیں
کسی نے نہ پایا ہے اسرار تیرا

تیرے حسن پر مبتلا ہے دو عالم
جو شاہ و گدا ہے طلبگار تیرا

کرو میراں شاہ پر کرم اے مہرباں
تو رحمان ہے میں گنہگار تیرا

غزل

آتی ہے یاد مجکو رفاقت میاں تیری
افسوس ہے نہیں وہ عنایت میاں تیری

جز آپکے میں حال دل اپنا کسے کہوں
فریاد تم سے میری عدالت میاں تیری

حاضر ہوں تیری در پہ میں دیدار کے لئے
بس ہے گدائے میری سخاوت میاں تیری

کیوں آپنے ہے مجکو فراموش کر دیا — آیا کبھی نہ خط نہ کتابت میاں تیری

ہمنے تمہارے پیچھے فدا جان و دل کیا — لیکن غنا پہ رہتی ہے حالت میاں تیری

آتی ہے دلمیں آکے قدم چوم لوں تیرے — ہو جائے ایکدم جو اجازت میاں تیری

حاضر ہو لاکھ بار تیری در پہ جیلاں شاہ — یکبار بھی اگر ہو بشارت میاں تیری

غزل

مزہ ہے زندگانی کا اگر ہو پاس دلبر کے — نکلکر وہم ہستی سے گزر ہو پاس دلبر کے

نہیں ہے عشق بازو نکو رقیبوں سے کوئی مطلب — رخِ جاناں پہ تو کر کے نظر ہو پاس دلبر کے

صنم کی بے نیازی سے ہیں ڈرتے عالم و فاضل — خودی کو دور کر پھر بے خطر ہو پاس دلبر کے

نہ ہوئیں تو کبھی ہرگز تو ایسا صاف ہو دل سے — تو اپنے آپ سے بن بے خبر ہو پاس دلبر کے

یہ دل سے مذہب و ملت کا جھگڑا چھوڑ دے واعظ — جو ہو کافر یا مومن مگر ہو پاس دلبر کے

وہ دلبر دور سمجھا ہے تیری یہ خاص غفلت ہے — اگر ہے نحن اقرب کا اثر ہو پاس دلبر کے

مٹھا دے میرا انشاہ دل ہے تقاضا دم قمری کا — کرم الطاف سے گنج شکر ہو پاس دلبر کے

غزل

نہ اب تک یار آنے کے دن آئے — میاں صدمہ اوٹھانے کے دن آئے

عمر گذری یونہی غفلت میں ساری — بس اب غم دل میں کھانے کے دن آئے

دلا غافل نہ ہو اپنے خدا سے — خطائیں بخشوانے کے دن آئے

ہجر کی آگ سے افسوس اپنا — بس اب تن من جلانے کے دن آئے

عمر ساری لبر کی لک رکا میں — شرم سے سر جھکانے کے دن آئے

بس اب دل میں عجب کھلبل پڑی ہے — کسیکو غم سنانے کے دن آئے

بھروسا ہے رسول اللہ کے در پر — حضوری میں بولانے کے دن آئے

بس اب ہے خواجگاں کے ہاتھ بازی — مجھے دامن لگانے کے دن آئے

بلی دُنیا نہ دیں سے دِل لگایا — بس اب رونے رولانے کو دن آئے
کہاں کا ناز اب کیسا گماں ہے — بس اب قبروں میں جانے کو دن آئے
فناہ ہو میراں شاہ ذاتِ بقا میں — میاں اب چھپ چھپانے کو دن آئے

غزل

کبھی پوچھا نہ اے ساجن جو کیا تجھ پر گذرتی ہے — تیری فرقت سے اے پیارو جیتی ہے نہ مرتی ہے
نہ شب کو نیند آتی ہے نہ دن کو چین ہے مجکو — جو مقراضِ محبت کی میرے دل کو کترتی ہے
جلانا خاک کر دینا تیری یہ بے نیازی ہے — میاں جانو نہ جانو تم مگر یہ ناز کرتی ہے
صنم تیرے لئے مینے ہزاروں ٹھوکریں کھائیں — نہیں تجھ بن کہیں اپنی طبع عاجز ٹھیرتی ہے
رولانا مسکرانا دل جلانا موُنھ چھپا لینا — بُری قسمت میری پیارے بھلا کیونکر سنورتی ہے
حسینوں کا کہیں جھگھٹ جو ہو میری بلا جانے — نہیں تجھ بن پری رو پہ نظر میری ٹھہرتی ہے
نہیں پرواہ میراں شاہ مجھے دوزخ و جنّت کی — ولیکن بے نیازی سے طبیعت میری ڈرتی ہے

غزل

جمالِ بتاں کی سمائی کہاں — اگر ہو سکے پھر جُدائی کہاں
جو ہم کوچۂ یار میں دم نہ دیں — تو شیدائی اور مُبتلائی کہاں
جو معشوق وعدہ وفائی کرے — تو ناز و ادا بے وفائی کہاں
کرے اپنی ہستی پہ عاشق نظر — محبت کہاں آشنائی کہاں
کیا جس نے تحقیق فاعل حقیقی — بھلائی کہاں اور بُرائی کہاں
جو محروم مولا کے در سے رہا — تو پھر اُس کی عقدہ کشائی کہاں
نہ لیتا قدم میراں شاہ پیر کے — تو ہوتی بھلا راہنمائی کہاں

غزل

چلو سکھی اب کلیر نگری جہاں مورا صابر پیارا ہے

سندر شامی چھیل چھبیلا دو جگت اُدجیارا ہے
واں کی درس بن کل نہ پڑت ہے رین دنا مورا جیا ترست ہی
تین تلوکو نام جپت ہے ایہو راج دولارا ہے
صابر کی مُوہے ایسی لگن ہے تن من موری لاگی اگن ہے
دہ تو سکھی کو بات نہ پُوچھیں واں کا موہے سہارا ہے
کہوری سکھی کو صابر پی کو نِت پت ہوں تورے دیکھن کو
نام فرید کو درس دیکھا و تجہ بن جگ اندھیارا ہے
دہرت اکاس پہ دُھوم پڑی ہے صابر پیر کی صل علیٰ
سب ولیوں اور غوث قطب سوں واں کا رُوپ نیارا ہے
ہمرے جیا موں آوت ہے اب چھوڈ وطن جوگن بھی بنول
کلیر نگری جائے بسوں جہاں صابر بالم پیارا ہے
یا مخدوم علاؤ الدین کاہے کو انچرا لکھ پر لینا
میراں شاہ تورا داس کمینا تجہ در کا متوارا ہے

غزل

جلوۂ حسن خدا مجکو دکھادے صابر
آپ کے شوق سوا غیر کی اُلفت نہ رہی
محو رہتے ہو سدا ذات خدا میں مولا
آرزو گنج شکر سے ہے میری شام و سحر
راحت جان نبی نور دو چشمان علیؑ
راد کیا جلوہ نما رب فرائض ہی تیرا
میتراں شاہ کہوں نہ مجسکو تیرا دل سے میاں

اپنے دیدار سے دیوانہ بنادے صابر
ہے میرے دل میں تیرا عشق بجھادے صابر
اپنے میخانہ سے اک جام پلادے صابر
میرے مولا نہ کہیں مجکو بھلادے صابر
شہ جیلاں کے جگر دل کی دوا دے صابر
میری ہستی کو میرے دل سے مٹادے صابر
مجکو شیریں سخنی اپنی سُنادے صابر

غزل

حاضر ہوئے ہیں ہم بھی دربار تیرے صابر
ایمان و جان و دل ہیں بلہار تیرے صابر

دربار آپ کا ہے جلوہ نمائے احمد
شاہ و گدا سبھی ہیں اشیار تیرے صابر

نظرِ کرم سے صابر دامن مجھے لگا لو
ہیں مُرسلوں کے سارے آثار تیرے صابر

ہر مرض کی دوا ہے صابر جمال تیرا
اب آپڑے ہیں در پر بیمار تیرے صابر

کلیر میں کیا دکہائے تاثیر اسم اعظم
فی النار و السقر ہیں غدار تیرے صابر

فیضان خواجگانی تقسیم ہو رہا ہے
مقصود دِل میں پاتے زوار تیرے صابر

میراں شاہ کرسکوں ہیں تحریر کیا قلم سے
اِسرار حق عیاں ہیں اسرار تیرے صابر

غزل

تیرا مشتاق یار رہوں
جان و دِل سے نثار رہوں

رُخ سے پردہ اُٹھا تو دے
چشم نم دِل فگار رہوں

کیوں بھلا تجھ سے ہوں جُدا
تُو تو گل ہے میں خار رہوں

بے خبر اے مسیحا دم
تیرا بیمار یار رہوں

عشق نے دِل ستا دیا
اے صنم بے قرار رہوں

میرے مخدوم بے خبر
تیرا ادنی زوار رہوں

چل درِ چشت میراں شاہ
مَیں سدا خاکسار رہوں

غزل

لے گیا دل چھین کر دلدار اپنے ہاتھ سے
مجکو گھایل کر گیا وہ یار اپنے ہاتھ سے

مَیں تو سویا تھا پڑا خوابِ عدم میں چین سے
خود بخود مجکو کیا بیدار اپنے ہاتھ سے

فرقت ہمدم میں جینے کا بھروسہ کچھ نہیں
ہائے زخمی کر گیا خونخوار اپنے ہاتھ سے

لگ گئی عشقِ بتاں کی آگ جسکو اے میاں
پھونک ڈالا اس نے سب گھر بار اپنے ہاتھ سے

گر نہیں منظور تجکو وصل لے قاتل میرے
پھیر دے حلقوم پر تلوار اپنے ہاتھ سے

لاش میری دیکھکر کہنے لگا وہ ترش رو
دفن کردیں گے اسے سو بار اپنے ہاتھ سے

نبض میری دیکھکر بولا طبیبِ رازداں
دے کے دل اس نے لیا آزار اپنے ہاتھ سے

یا معین الدین چشتی بحرِ غم میں ہوں پڑا
اپنے بندے کو کرو تم پار اپنے ہاتھ سے

میراں شاہ روزِ حشر کو جام کوثر کا میاں
دیں گے تجکو حیدرِ کرّار اپنے ہاتھ سے

غزل

پھولی ہے عجب حُسنِ نبوّت کی جو گلزار
ہر گل سے صدا آتی ہے یا احمدِ مختار

اس حسن کی خوشبو سے معطّر ہے دو عالم
پیدا ہوا لولاک کا جب مالک و مختار

جبریل نے سدرہ پہ کہا سر کو جھکا کر
پیدا ہوا اللہ کی مخلوق کا سردار

جنت میں خوشی ہو گئے جو حوروں نے پکارا
پیدا ہوا اُمت کا وصی حامیٔ و غمخوار

جو عرش پہ احد تھا وہ احمد ہے سما پر
بر روئے زمیں خاص محمدؐ ہے نمودار

حوروں نے کہا آمنہ فرزندِ مبارک
فرزند بھی فرزند جو اللہ کا اسرار

صد شکر ہوا بخششِ اُمت کا وسیلہ
حضرتؐ کے سوا کون تھا دلدار مددگار

جو مرشدِ کامل سے پڑھا کلمۂ طیب
اک پل میں میاں اُسکو دو عالم سے کیا پار

میراں شاہ یہ ہے حضرتِ صابر کی عنایت
دکھلا دیا اللہ کے محبوب کا دربار

غزل نعتیہ

میں دیکھوں جا کر روضہ رسول اللہ مدینے میں
شفیعِ اُمت عاصی حبیب اللہ مدینے میں

کہ جسکی شان میں لولاک حق نے ہی کیا نازل
میں دیکھوں گے جبریل جا کر وہ نور اللہ مدینے میں

وہی ہیں دین اور ایمان وہی ہیں حضرتِ انساں
میں دیکھوں جا کر شانِ کلام اللہ مدینے میں

وہی مکّی وہی مدنی وہی عجمی وہی عربی
وہی ہے محیّ القیوم لقا باللہ مدینے میں

[illegible] اوپر
میں دیکھوں حسنِ یکتائے احد اللہ مدینے میں

وہ ایسا آستانِ پاک اطہر ہے محمدؐ کا ۔ ملائک باادب کہتے ہیں صل اللہ مدینے میں
وہی ہے گنج عرفانی وہی مظہر ہے سبحانی ۔ میں دیکھوں میراں شاہ جا کر حرا کی اللہ مدینے میں

مناقب

جز مرتضیٰ علیؓ کے مددگار کون ہے ۔ شانِ رسولؐ محرمِ اسرار کون ہے
مشکلکشا لقب ہے الم نشرح دو جہاں ۔ ہم عاصیوں کا مونس و غمخوار کون ہے
خیبر کے در کو توڑ کر کی فتح کفر پہ ۔ ایسا سوائے حیدرِ کرار کون ہے
راہِ خدا میں دیدیا سب گھر حسینؓ نے ۔ ایسا شہیدِ خنجرِ خونخوار کون ہے
عباسؓ نے حسینؓ پہ سر کو فدا کیا ۔ ایسا بتاؤ بھائی وفادار کون ہے
شاہِ نجف امیرِ عرب فخرِ اولیا ۔ جنگِ اُحد میں قاتلِ کفار کون ہے
جبرئیلؑ نے جو عرش سے دی لا کے ذوالفقار ۔ ایسا بتاؤ صاحبِ تلوار کون ہے
مولا علیؓ کی شان میں نازل ہے نادِ علی ۔ بعد از نبیؐ مدینہ کا سردار کون ہے
اسرارِ معرفت کی ولایت علیؓ کو دی ۔ ایسا عزیزِ احمدِ مختار کون ہے
اکیس۲۱ روزہ مسجدِ کوفہ ہوئے شہید ۔ تسلیم اور رضا میں یہ ہوشیار کون ہے
تھا ابنِ ملجم آپ کا خدمتگذار ایک ۔ ایسا غلام ہو تو گنہگار کون ہے
قرآں میں ھل اتیٰ ہے جو مولا کی شان میں ۔ افضل خدا کو ایسا بھلا یار کون ہے
میراں شاہ کر دعا تو علیؓ کی جناب میں ۔ ہم عاجزوں کا ایسا طرفدار کون ہے

نعت

ای پاک ذاتِ مصطفیٰ بلغ العلیٰ بکمالہٖ ۔ اے خاص محبوبِ خدا کشف الدجیٰ بجمالہٖ
کرتے ہیں سب صفت و ثنا حسنت جمیع خصالہٖ ۔ ہر دم وظائف ہے میرا صلوا علیہ و آلہٖ
وہ کون تیری شان ہے تو شان خود رحمان ہے ۔ تو جان ہر دو جہان ہے صلوا علیہ و آلہٖ
مشتاق تیرا ہے خدا تو آپ خود ہے حق نما ۔ اے شافع روزِ جزا صلوا علیہ و آلہٖ

اے غمگسارِ مفلساں غمخوارِ عاجز بیکساں — اے پیشوائے مرسلاں صلّوا علیہ وآلہٖ
قرآن تیری شان ہے قرآن کی تو جان ہے — تو عالمِ عرفان ہے صلّوا علیہ وآلہٖ
اے مالکِ دنیا و دیں اے صاحبِ عرشِ بریں — اے رحمۃ اللعٰلمیں صلّوا علیہ وآلہٖ
اے مظہرِ نورِ خدا اے ہادیئے شاہ و گدا — اے حامئے روزِ جزا صلّوا علیہ وآلہٖ
اب یا محمد لو خبر پھر وقت جائیگا گذر — پڑھتا ہوں میں شام و سحر صلّوا علیہ وآلہٖ
اے حضرتِ خیر البشر تمنے کیا شق القمر — ہے قلب انساں تیرا گھر صلّوا علیہ وآلہٖ
اے مخزنِ نورِ خدا اے معدنِ لطف و عطا — اے گوہرِ بحرِ سخا صلّوا علیہ وآلہٖ
اے سرورِ پیغمبراں جب حشر کا دن ہو عیاں — اُس دم زباں سے ہو رواں صلّوا علیہ وآلہٖ
ہے اول و آخر توئی ہے باطن و ظاہر توئی — ہے حاضر و ناظر توئی صلّوا علیہ وآلہٖ
اے افتخارِ ہر نبی اے فیض بخشِ ہر ولی — اے جان و دل مولا علیؓ صلّوا علیہ وآلہٖ
معراج کی کیا رات تھی وہ رات کیا اک بات تھی — احمد احد اک ذات تھی صلّوا علیہ وآلہٖ
اے مالکِ ملکِ عرب جن و ملائک ہیں سب — پڑھتے ہیں ہوکر با ادب صلّوا علیہ وآلہٖ
کیا در تیری کی شان ہے غیروں کا کیا امکان ہے — جبریلؑ خود دربان ہے صلّوا علیہ وآلہٖ
عاجز کو مت ترسائیے لطف و کرم فرمائیے — دیدار اب دکھلائیے صلّوا علیہ وآلہٖ
ہے میراں شاہ در کا گدا بر حق ہو تم کان سخا — مئے شوق کی کیجے عطا صلّوا علیہ وآلہٖ

دیگر

محمد ہی اول محمد ہی آخر — محمد ہی باطن محمد ہی ظاہر
وہی جانتا ہے جو ہو اہل عرفاں — جو احمد احد کے ہو نکتہ سے ماہر
کہاں ہو سکے ہے ثنائے محمد — بشر کی زباں اس بیاں سے ہو قاصر
نہیں فرق احمد احد میں ذرہ بھی — نہیں جانتے بھید مخفی سے باہر
یہ مسئلہ کسی اہل عرفاں سے پوچھو — محمد ہی حاضر محمد ہی ناظر

محمد کا چودہ طبق میں ہے جلوہ
جو تقدیر پر بھی محمد ہی قادر

محمد کی صورت میں مولا چھپا ہے
یہ پردہ کی خاطر ہیں چاروں عناصر

محمد سے جو شخص منکر ہوا ہے
وہ بیشک جہنم کے لایق ہے کافر

ہمیں کر کے توحید ذاتی عنایت
کیا ساری مخلوق پر ہمکو فاخر

محمد کا سینہ ہے گنجینۂ حق
سبھی مدح خواں ہیں محمد کے شاعر

وہ طاقت عطا کر مجھے یا محمد
مَیں ہوں سر کے بل اب ثنا میں حاضر

محمد کا ہے شش جہت میں جو پرتو
وہی عین جلوہ ہے ذرہ میں ظاہر

محمد سے میرا انشاہ ہو دم نہ غافل
کوئی دم کے ہم ہیں جہاں میں مسافر

غزل

جمالِ خدا کی ہمیں آرزو ہے
وہ ذاتِ بقا کی ہمیں آرزو ہے

کیا نور اپنے سے نورِ محمد
سدا مصطفےٰ کی ہمیں آرزو ہے

تمہیں زاہد و حور و غلماں مبارک
جو خیرالوریٰ کی ہمیں آرزو ہے

تجسس میں ہیں خضرؑ و الیاسؑ جس کی
اوسی رہنما کی ہمیں آرزو ہے

عیاں جس کا جلوہ ہے ارض و سما میں
اوسی مہ لقا کی ہمیں آرزو ہے

ہیں بعد از نبی سب کے مختار مالک
تو مشکلکشا کی ہمیں آرزو ہے

میاں جس نے خیبر کے در کو اکھاڑا
علی مرتضےٰ کی ہمیں آرزو ہے

جسے سیف بُراں خدا نے عطا کی
شہِ لافتا کی ہمیں آرزو ہے

کیا جس نے سجدہ میں سر نذر اللہ
شہِ کربلا کی ہمیں آرزو ہے

نہ ہے شان محبوب حق غوث اعظم
اوسی اولیا کی ہمیں آرزو ہے

وہ گنج شکر قطبِ حق فرد عالم
اوسی چشتیا کی ہمیں آرزو ہے

جو مخدوم صابر ہیں کلیر کے باشی
اوسی دلکشا کی ہمیں آرزو ہے

میں ہوں میراں شاہ پیر چشتی کو قرباں ۔ او سی پیشوا کی ہمیں آرزو ہے

غزل

یارسولِ عربی ختمِ رسل نورِ خدا ۔ مالکِ ملکِ عرب بادشہِ ہر دو سرا
ہے تیری شان میں لولاک لما حق نے کہا ۔ کیا بھلا ہو بنی آدم سے تیری صفت و ثناء
شبِ معراج ملائک کی صدا تھی پیہم ۔ لئے محبوب خدا صلِّ علیٰ صلِّ علےٰ
ہُوا تجھسا نہ کوئی اور نہ ہوگا ایسا ۔ احد احمد میں نہ واللہ رہا فرق ذرا
خاکساروں کو بولا لو کہیں شربِ نگری ۔ اے شہِ فخرِ دو عالم ہمہ دم ہے یہ دعا
کون ہے آپ سوا اُمتِ عاصی کا شفیع ۔ اس حمایت کے میں قربان تیری رحمت کے فدا
اس تیرے حسن پہ ہیں یوسفِ کنعاں شیدا ۔ مجھ گنہ گار کو دکھلاؤ نبیؐ اپنا لقا
صدقہ حسنینؑ کا رکھ لیجو میری لاج و شرم ۔ جبکہ ہو زلزلہ حشر میاں روز جزا
میراں شاہ کی ہے یہی دل میں تمنا ہر دم ۔ ہو تیرا ذوق تیرا شوق تیرا عشق سدا

غزل

خضرِ راہِ گمرہاں مخدوم صابر کلیری ۔ پیشوائے عارفاں مخدوم صابر کلیری
غمگسارِ عاجزاں اے دستگیرِ بیکساں ۔ چشتیوں کے مہرباں مخدوم صابر کلیری
معدنِ جود و سخا اے منبعِ لطف و عطا ۔ فیض بخشِ صوفیاں مخدوم صابر کلیری
ساکنانِ لامکاں اے واقفِ سرِ نہاں ۔ اے نشانِ بے نشاں مخدوم صابر کلیری
صبر ہے حق نے کیا مقبول اپنی ذات میں ۔ کیا زباں سے ہو بیاں مخدوم صابر کلیری
شمعِ بزمِ احمدی اے راحتِ جانِ حیدری ۔ رونقِ کون و مکاں مخدوم صابر کلیری

میراں شاہ پر کیجئے نظرِ عطا صابر پیا
از طفیلِ خواجگاں مخدوم صابر کلیری

عُرس صابر پیر کا ہے حجِ اکبر چشتیو ۔ سب کے سب مِلکر چلو پیران کلیر چشتیو

کیا کہوں حسنِ علی کیا ہر دو عالم شور ہے — نامِ صابر ہے عیاں اللہ اکبر چشتیو
شکل ہم شکلِ نبی ہیں سیرتِ حضرت حسنؓ — خاندانِ مرتضٰیؓ میں ہیں دلاور چشتیو
دیکھ لو چلکر میاں وہ گل ہے باغِ غوث پاکؓ — اسکی خوشبو سے تو لاکھوں ہیں معطر چشتیو
عرش سے اعلیٰ شرف ہے سرزمینِ کلیری — سجدہ گاہِ عاشقاں مخدوم صابر چشتیو
ہیں معین الدیں کے پیارے قطبِ عالم کے جگر — روح بابا گنج شکر اولادِ حیدرؓ چشتیو
مَیں ہوں دربارِ معلّٰی کے گداؤں کا گدا — میراں شاہ کو جانتے ہو تم بھی اکثر چشتیو

غزل

صد شکر ہے کہ در پہ صابر کے آئے ہم بھی — باذوق شوق دل سے سر کو جھکائے ہم بھی
بیچے
بہرِ جمالِ صابر دل کو تھی بیقراری — فرقت غم الم جو دل سے اُٹھائے ہم بھی
دیکھا جو آستاں میں نور و ظہورِ صابر — بیٹھے ہیں چشتیوں میں بستر لگائے ہم بھی
نظرِ کرم سے دیکھو صابر ادھر ذرا سا — حاضر ہیں تیرے در پہ وصفی رہائے ہم بھی
آنکھوں میں دل میں تیرا جلوہ سما رہا ہے — صد شکر حق نے تیرے دامن لگائے ہم بھی
کس سے کہیں جو دل کو راحت ہوئی ہے حاصل — پھولے نہیں سماتے دل میں سمائے ہم بھی
میراں شاہ مثلِ صابر کامل کہیں نہ پایا — پھر پھر کے دو جہاں میں دیکھے دکھائے ہم بھی

مناقب

کچھ بھی کہوں زباں سے تو تقصیروار ہوں — لیکن مَیں تیرے فضل کا اُمیدوار ہوں
تو خود علیم اور کریم و رحیم ہے — پر مَیں تو بیخبر ہوں دلِ بیقرار ہوں
بازی گناہ گار کی سب تیرے ہاتھ ہے — پر آپ کے جلال سے مَیں نالہ زار ہوں
تجھ سے کہوں نہ دل کی لگی تو کسے کہوں — تیرے ہی نام پاک پہ دل سے نثار ہوں
تو خود سمیع بصیر تیری ذات ہے قدیر — ہر آن تیرے فضل پہ رکھتا مدار ہوں
ہر دم ہے یہ خیال کہ الطاف ہو تیرا — مسکین ہوں غریب ہوں اور قرضدار ہوں

محتاج تیرے در کے ہیں شاہ و گدا سبھی
تُو خود ستار ہا ہے مَیں پروردگار ہوں

نا زہد و نا عمل نہ ریاضت ہوں کر سکا
بندہ ہوں پُر خطا ہوں تیرا شرمسار ہوں

کر مجھ پہ تُو کرم بہ طفیلِ رسُول پاک
اُس شافع حشر پہ مَیں دل سے نثار ہوں

کر رحم مجھ پہ حیدرِ کرّار کے لئے
ادنیٰ غلام مَیں تو شہِ ذوالفقار ہوں

کر مہر کی نظر تو برائے حسنؑ امام
امداد یا آلٰہی بہت غمگسار ہوں

مدّاح ہوں جنابِ حسینؑ شہید کا
قربان ہیں تو دل سے شہِ نامدار ہوں

زین العبا کے واسطے کر رحم اے رحیم
دل سے اسیر غم کا مَیں خدمتگذار ہوں

حضرت امام باقر و عالی جناب کے
کر رحم اُنکے واسطے مَیں دل فگار ہوں

حضرت امام جعفر و صادق کے صدق سے
عرفان کر عطا تیرے بلہار یار ہوں

کر رحم میرے حال پہ بہرِ تقی امام
اُس باصفا کے در کا تو مَیں خاکسار ہوں

صدقہ نقی امام کا اے ذات ذوالجلال
بحرِ غم و الم سے مدد ہو تو پار ہوں

حضرت امام موسیٰ و کاظم کے واسطے
اب لے خبر مَیں دیر سے کرتا پکار ہوں

بہرِ امام موسے رضا کے تو کر کرم
لیتا ہوں نام تیرا میں لیل و نہار ہوں

بہرِ امام عسکریؑ ہادیئے راہ دیں
تیرا کرم ہو مجھ پہ تو مَیں ہوشیار ہوں

حضرت امام مہدیؑ یئے آخر زماں کا ہو
دیدار تیرا طالب حسن و نگار ہوں

بجز تیرے در کے میری رسائی کہیں نہیں
علم و ہنر کے بھید چلا تا ہزار ہوں

میراں شاہ پیر چشتی نے مشہور کر دیا
برکت اُنہیں کے دم کی ہے مَیں کس شمار ہوں

بشن پد

پریم نگریا دُھوم پڑی مَنو مِن رُوپ دِکھایو ری
سگل اندھیرا مِٹ گیا ساہد درشن مُراری آیو ری

تکھ چندن پرکٹ بھاجی جگمگ جوت بہنی ترلوکی
دیا کرت جب کا پیالہ موہ کو آن پلایو ری

توری دیا پر تن من دھن وارو ستگور نردھاری
سکھیو من سات انند کیو جب آپے آپ پلایو ری

دہم دوئی کا مٹگیوں من سے ایک انکار کے سوہن سے ۔ جب اوٗ جاپ گیو مٹ دونوں جب گوُ گیان بتایوری
ییرانشاہ تب چین پڑی جب مہیا موُرت کا میں ہوٗ ۔ سوت وجاگت ایک شو اجب من موں ایک سمائیوری

مورا جیا نہ لاگے تورے بناں ۔ کرو دنیا دان درسن کا دان

اے علی احمد گنج شکر یا ۔ آن پڑی محبد ھار نوریا ۔ پار کرو تم مہربان
پریم اگن مورا جیا جلاوی ۔ بن کرپا موہے کچھو نہ بھاوے ۔ علیؑ و نبیؐ کے تم ہو شان
ییراں شاہ نت واسی توری ۔ دوؤ جگت پت راکھو موری ۔ تم ہو چراغ خوجگان

دیگر

چلو سکھی ری ال کلیر دوارے صابر پیر کا درشن پاؤں ۔ گنج شکر کا راج دولارا پتیاں ٹرت کر بین سناؤں
ای علی احمد صابر پیاری آن پڑی در تھارے ۔ ای سگو مہاراج ہمارے تجھ بن چھاڈ کہاں اب جاؤں
صابری صنظامی سارے تجھ درسن کی ہیں متوارے ۔ تم ہو جگت کو تارن ہاری بیگ ہر من کی آسا پاؤں
عیب بھری ہو موری گود یاد ہوی ای مخدوم سنو یا ۔ آن پڑی نیں تو سی نگریا رین دناں تورے گن گاؤں
ییرانشاہ مسکین کمینا در توا یکا کلب ادینا ۔ مت وحدت سے بھر دو سینہ صابری مست الست کہاؤں

زمانہ حال

جیسا زمانہ ویسا حال ۔ یا الٰہی تیری امان

دین اور اسلام کا ابتو میاں اک نام ہے ۔ خود پسندی اور خودی ہستی کی دہوا دہام ہے
غور سے دیکھو تو کیسی چل رہی ہے اب ہوا ۔ بے مروت بے ادب مغرور خلقت عام ہے
اٹھ گئی شرم و حیا غیرت بھی غارت ہوگئی ۔ ابتو جھوٹھا سچ پہ غالب راستگو بدنام ہے
مذہب و ملت کا ابتو کچھ پتہ لگتا نہیں ۔ فتنہ انگیزی کا ابتو شور و غوغا عام ہے
مولوی گھر گھر ہوئے اور ہندواں میں آریہ ۔ غلغلے کیا کل تھے ہیں ابتو وقت شام ہے
نیک عمل تو کچھ نہیں حرص و طمع کا دور ہے ۔ چور اچکا چودہری گنڈی کا ہیوی نام ہے
کیا تباہی آگئی ہے دل سیاہ سب کے ہوئے ۔ نا خدا سے کچھ غرض ہے نا طلب اسلام ہے

ناکوئی سید کو جانے نا فقیروں کا ادب
خارجی فرقہ ہوا لاکھوں وہابی عام ہے

اب بہتر فرقوں سے فرقے ہوئے جاری ہزار
کسکو پکڑیں کس کو چھوڑیں کیا الزام ہے

علم اردو کے سبب صد ہا ہوئے ہیں مولوی
عقل ہے نہ تمیز ہے کیا خاص ہے کیا عام ہے

ناخدا کا خوف ہے مطلق نہ حبِ اہلبیت
کچھ نہیں کلمے سے واقف کلمہ کس کا نام ہے

جس طرح کہتے ہیں ملاں سب کو وہ منظور ہے
جو کہے سید فقیر اونکے لئے سب خام ہے

پڑھتے ہیں قرآں غلط اور مسجدوں کی ذیلدار
جیسے پیچھے مقتدی ہیں ویسا آگے امام ہے

ابتو سودا بک گیا دوکان خالی رہ گئی
کیا کہیں کسکی سنیں عقل و فکر سب خام ہے

دولت و زر کا قدر ہے ذات اور بدذات کیا
جیسا آقا ہے مدمغ ویسا سفلہ غلام ہے

عورتوں مردونکی پوشش کا عجائب ڈھنگ ہے
کیا اکڑ کر چلتے ہیں آزادگی کا مقام ہے

جسکو دیکھو ترش رو ترچھی نگاہ دلمیں حسد
کچھ خبر اونکو نہیں ہم کون ہیں کیا نام ہے

ناکسیکو عشق ہے اور نا محبت درد ہے
دل کی مرضی کر رہے ہیں ناکوئی حکام ہے

ناتو کچھ تلقین ہے اور ناکوئی تعلیم ہے
کچھ نہیں معلوم دلبر کا کہاں وہ گام ہے

پیر کامل کیا کرے جب ہو مرید بے یقیں
راہ حق مسدود ہے شیطاں کا فیض عام ہے

مکر و فریبوں کا چلن ہے بٹتی ہیں سب نعمتیں
رہتنگو آوے بھی کہنا زباں سے حرام ہے

نذر و نیاز وں سے پھرے ولیوں سے منکر ہو گئے
کہتے ہیں قبروں پہ جانا منع بلکہ حرام ہے

ناکوئی مونس نہ ہمدم نہ کوئی ہے آشنا
اب قیامت آگئی ہے ناکہیں آرام ہے

کہتے ہیں جیسا محمد تھا تو ویسے ہم بھی ہیں
کافر و مرتد ہوئے وہ دوزخ انکا مقام ہے

جھوٹھ جوا اور بیاز اونکو لئے سب ٹھیک ہے
کھانے پینے کو تو حاضر ختم پڑھنا حرام ہے

ناکوئی مجذوب سالک نا ہمیں آنکھیں رہیں
ناکوئی ساقی رہا اور نا صراحی جام ہے

ابتو نیکی کے عوض ملتی ہے بدنامی میاں
میراں شاہ خاموش ہو کہنے سے کیا انعام ہے

غزل

دنیا کے رنگ ڈھنگ عجب ہیں جہان میں
سب زندگی کے عیش و طرب ہیں جہان میں

جو آئے کوئی دن کو چلے جائیں گے میاں
قدرت خدا کے سارے سبب ہیں جہان میں

کوئی دن کے اولیا ہیں کوئی دن کو پارسا
بس کوئی دن کے سارے لقب ہیں جہان میں

ہم بھی تو کوئی دن کے مسافر ہیں دوستو
صدہا جو آشنا تھے وہ کب ہیں جہان میں

موسم گئے جوانی کے پیری بھی آگئی
گھر قبر میں بنانے کے اب ہیں جہان میں

میراں شاہ خاکساری میں لذت کمال ہے
جب ہم نہ ہونگے اَور تو سب ہیں جہان میں

غزل

نا میں کافر نا مسلمانوں میں ہوں
مسجدوں میں ہوں نہ بُتخانوں میں ہوں

کر دیا آزاد ایسا عشق نے
شہر میں ہوں نا بیابانوں میں ہوں

عین مطلق ہے وجودِ ذاتِ حق
نا میں حیواں ہوں نہ انسانوں میں ہوں

جام مئے ساقی سے ایسا مست ہوں
زاہدوں میں ہوں نہ رِندانوں میں ہوں

مَیں نہ زندہ ہوں نہ مُردہ ہوں میاں
دم کا دم اِک دم کے مہمانوں میں ہوں

نا میں قاضی ہوں نہ مُلّاں سید ہوں
سالکوں میں ہوں نہ مستانوں میں ہوں

لامکاں سے نہ مکاں سے کچھ غرض
باغ میں ہوں اَور نہ ویرانوں میں ہوں

وہم ہستی اور خودی نا بے خودی
نا یگانوں میں نہ بیگانوں میں ہوں

میراں شاہ کچھ بھی کہوں تو کچھ نہیں
پیر چشتی کے مَیں دربانوں میں ہوں

غزل

اے میرے صابر مجھے اپنا بناتے کیوں نہیں
ہم غریبوں کو میاں دامن لگاتے کیوں نہیں

آپکی فرقت سے ہم تو جان سے بیجاں ہوئے
اے مسیحا اپنے مُردے کو جِلاتے کیوں نہیں

وہم ہستی اور خودی سے کھینچ بیخود ہمیں
اپنے میخانہ سے مئے مجکو پلاتے کیوں نہیں

دِل میں ہی دیکھوں جلالِ اور جمالِ صابری — آستانِ پاک میں مجکو بُلاتے کیوں نہیں
ہم بُری ہیں یا بھلے ہیں آپکے کہلاتے ہیں — اے چراغ خواجگاں ٹھکرا دکھاتے کیوں نہیں
حضرت گنج شکر سے صابری منصب مِلا — فیض آں صبر و رضا مجکو دلاتے کیوں نہیں
میراں شاہ مسکین عاجز ہے تیرے در کا گدا — خوابِ غفلت سے میاں آکر جگاتے کیوں نہیں

غزل نعتیہ

مدینہ بھی عجب دلکش ہے بستی باکمالوں کی — جہاں پر آمد آمد رہتی ہے اللہ والوں کی
محبت دل میں ہے ہردم علیؓ کے نونہالونکی — زیارت ہو الٰہی مجکو اُن گیسوؤں والونکی
تڑپتا ہوں ترستا ہوں زیارت ہو مدینے کی — میں ہوں داخل صفِ مشتاق احمد بیز والونکی
ہجوم درد و غم نے کر دیا بیتاب یا مولا — سُناؤں کس طرح میں داستاں اپنے ملالونکی
الٰہی کب گذر ہوگا میرا یثرب نگر یا میں — سُنے آواز محبوبِ خدا اِس آہ و نالونکی
تمنا ہے میرے دل میں جو دیکھوں حُسن احمدؐ کو — قدم بوسی اسی باعث ہے پیر باکمالونکی
مریضِ عشق ہوں کس کو سُناؤں اپنی حالت کو — کریں مرہم محمد مصطفےٰ اِس دل کے چھالونکی
تمنا واہ واہ کی ہے زمانے سے نہ میراں شاہ — ملے گی داد حضرت سے مجھے ناز کنجیالونکی

آخرِ کتاب

فرد

مداحِ خواجگاں ہوں شاعر نہیں ہوں میں — ہے جوشِ عشق علم سے ماہر نہیں ہوں میں

فرد

خدا کو کس طرح تو پا سکے گا — کہ چھینک ماؤ تو تجھ میں پڑی ہے

فرد

جینے کے لئے لاکھوں دوا تو جو کرے گا — آخر تجھے اِک روز تو مرنا ہی پڑے گا

فرد

نہیں قرب و کمالیت کو پاتی ۔۔۔ یونہی جا کر میں میلا دیکھ آتی

فرد

عجب یہ باغ و گل اور باغباں ہے ۔۔۔ ولیکن سب کوئی دم کو خزاں ہے

غزل

میں نہیں کچھ بھی ہوں یار وہی ہے وہی ہر شان میں ۔۔۔ تن میں اور من میں وہی بس ہے وہ جانا جان میں

آنکھ میں اس کے سوا کچھ بھی نظر آتا نہیں ۔۔۔ باغ میں ہر گل میں وہ ہر برگ میں بستان میں

طالب و مطلوب ہے وہ غالب و مغلوب ہے ۔۔۔ عابد و معبود ہے وہ اور وہی ہر آن میں

واجب و ممکن وہی اور کثرت و وحدت وہی ۔۔۔ مذہب و ملت وہی مطلق ہے کفرستان میں

بحر میں اور موج میں واحد ہے فرد و زوج میں ۔۔۔ شمس میں قطرہ میں ہے آباد اور ویران میں

ہے وہی ہر ہر طرح سے غیر میں کس کو کہوں ۔۔۔ آپ کو کچھ بھی کہوں تو غیر ہے عرفان میں

ہر سر حیرت ہوں میں سنتا وہی ہے دیکھتا ۔۔۔ حور میں جن و ملائک صورت انسان میں

غور سے دیکھو یہ ہر مظہر وہی مطلق وجود ۔۔۔ جو کہ سمجھے غیر اوس کا فرق ہے ایمان میں

میراں شاہ دیکھا جدھر اس بے نشاں کا ہے نشاں
کعبے میں اور دیر میں اجمیر میں جیلان میں

وہ دلبر کیوں خفا ہے کیا سبب ہے ۔۔۔ وہ کیا میری خطا ہے کیا سبب ہے

وہی فاعل وہی مفعول ہے وہ ۔۔۔ یہ عاجز کیا بلا ہے کیا سبب ہے

وہی تھا اور وہی ہوگا وہی ہے ۔۔۔ عجب ناز و ادا ہے کیا سبب ہے

وہی فی الارض میں اور والسما میں ۔۔۔ وہی عرش علی ہے کیا سبب ہے

وہی میرا طبیب راز دل ہے ۔۔۔ وہی میری دوا ہے کیا سبب ہے

وہ ایسا ہم سے کیوں بگڑا ہے یارو ۔۔۔ نہ کچھ مہر و وفا ہے کیا سبب ہے

تصدق کردیائیں جان و دل کو — وہ کیوں مجھ سے چھپا ہے کیا سبب ہے
جدا ہے وہ نہ اوس سے مَیں جدا ہوں — یہ کیوں جور و جفا ہے کیا سبب ہے
کوئی اُس کے سوا ہو تو کہے وہ — یہ کیا جھگڑا پڑا ہے کیا سبب ہے

سدا ہے میراں شاہ مشتاق و شیدا
مگر وہ بے ریا ہے کیا سبب ہے

غزل

عشق میں عقل و گماں کیا ہو نہ ہو — جاہ و حشمت عز و شاں کیا ہو نہ ہو
جب گلے پر خنجرِ تسلیم ہو — پھر حفاظت جسم جاں کیا ہو نہ ہو
دے چکے اُس شوخ کو جب اپنا دل — بُت پرستی کا گماں کیا ہو نہ ہو
جبکہ ہو خونِ جگر سے با وضو — پھر اوسے آبِ رواں کیا ہو نہ ہو
عشق میں دیر و حرم جب ایک ہو — منتظر بہرِ اذاں کیا ہو نہ ہو
صورتِ محبوب میں جب ہو فناہ — پھر اوسے وردِ زباں کیا ہو نہ ہو
جب خبر اپنے نہ عالم کی رہے — پھر تعلق دو جہاں کیا ہو نہ ہو
جب ہو گھائیل نگاہِ یار سے — پھر اوسے تیغ و سناں کیا ہو نہ ہو
جبکہ ہو مدہوش محوِ ذاتِ حق — پھر اوسے حور و جناں کیا ہو نہ ہو
عشق کے راہ میں اگر سر دیدیا — پھر فلاں ابنِ فلاں کیا ہو نہ ہو
جو کہ عاشق ہو جمالِ ذاتِ حق — ہے وہی شاہِ زماں کیا ہو نہ ہو
صبر کے رُتبہ سے محرم راز ہو — پھر اوسے آہ و فغاں کیا ہو نہ ہو
جس نے ثابت کرلیا اللہ کو — پھر زباں سے ہو بیاں کیا ہو نہ ہو

میراں شاہ جب غیرِ حق کچھ بھی نہیں
پھر اُسے یہ این و آں کیا ہو نہ ہو

آپ کو جب میں گوایا ، یار آ مجھ میں سمایا
ناز محبوبی دکھایا ، چشم عاشق میں سمایا
جام مئے ساقی نے بھر کر ، لطف سے مجھکو پلایا
ابتدا اور انتہا ہو ، صورت انساں میں آیا
دیکھنے کو آپ کے ، کیا مجھکو آئینہ بنایا
دستگیر پیر چشتی ، محرم اسرار پایا
مٹ گیا جب وہم اپنا ، ہر جگہ دلدار پایا
نحن اقرب خود سنا کر ، آپکو کیسا چھپایا
کیا کہوں ایسا پلایا ، مست دیوانہ بنایا
نکتہ سر نہانی ، آپ ہی مجھکو سجھایا
ہو کی الانسان سری ، کیا جمال اپنا دکھایا
میراں شاہ کر شکر اللہ ، تجھکو دامن میں لگایا

غزل

کیا کان میں پڑی ہے یہ آواز خوشنما ، تو مجھ سے کب جدا ہے میں تجھ سے نہیں جدا
کر سیر اپنی آپ ذرہ چشم دل سے دیکھ ، سنتا ہے کون دیکھتا اور تجھ میں بولتا
فاینما تولوا فثم کو دیکھ تو ، ہر سو نظر میں کون ہے منہ کسکا ہے بتا
تو اپنا یہ گماں نہ کہیں اس میں کیجیئو ، مطلق میں ہوں نہیں ہے کوئی غیر ما سوا
جب میں ہوں پھر بتا تو بھلا میراں شاہ کہاں ، یہ راز تب عیاں ہو جو ہو پیر رہنما

دیگر

اے عشق تو مجھ میں چھپا ، اب کیا کہوں میں کون ہوں
میں گم ہوا اور تو رہا ، اب کیا کہوں میں کون ہوں
ہر دو پا تلک جو پڑی نظر ، رگ و پے میں تیرا ہے شور و شر
کچھ بھی نہیں ہے تجھ سوا ، اب کیا کہوں میں کون ہوں
جب تو نہ تھا کچھ بھی نہ تھا ، اب تو ہوا سب کچھ ہوا
ہے قلب انساں گھر تیرا ، اب کیا کہوں میں کون ہوں
آدم تو ہے حوا تو ہے ، موسیٰ تو ہے عیسیٰ تو ہے
ہر شئے میں ہے جلوہ تیرا ، اب کیا کہوں میں کون ہوں

ہے غوث قطب ولی تُو ہی — حضرت علیؓ و نبیؐ تو ہی
جب تُو نہ ہو تو کہاں خُدا — اب کیا کہوں مَیں کون ہوں
محبُوب محیُ الدیں تُو ہی — چشتی معین الدین تُو ہی
قادر تُو ہی چشتی تُو ہی — اب کیا کہوں مَیں کون ہوں
جب تیری آگ بھڑک گئی — ارض وسما میں چمک گئی
جُز ذات غیر جلا دیا — اب کیا کہوں مَیں کون ہوں
کروں کیا بیاں جو تیری ادا — جو نہ دیکھا تھا سو دکھا دیا
یہی میراں شاہ نے سُنا دیا — اب کیا کہوں میں کون ہوں

غزل

اے عاشقانِ چشتی گنج شکر کے آؤ — دِل سے نثار ہو کر دربار سر جھکاؤ
نُورِ خدا کا جلوہ دیکھو بچشم دل سے — اے مست خواب اپنی آنکھیں ذرہ اُٹھاؤ
فیضان گنج مخفی تقسیم ہو رہا ہے — مقصود اپنے دِل کا چشتی پیاسے پاؤ
جیسے ہیں آپ کے ہیں یا پیر فرد عالم — پردہ اُٹھا کے رُخ سے صورت ہمیں دکھاؤ
ہر شان خواجگانی ہے آپ میں نہانی — اسرار معرفت کی لذت ہمیں چکھاؤ
اے صابری نظامی آؤ کرو نظارہ — ہستی و وہم باطل دل سے سبھی اُٹھاؤ
فیض عام فرد عالم میراں شاہ جلوہ گر ہے — سب حال اپنے دل کا آکر سبھی سناؤ

زمانہ حال کی سلام لیک

چلی یہہ دُنیا میں کیا ہوا ہے سلام لیکم سلام لیکم
نہ دل میں اُلفت نہ کچھہ وفا ہے سلام لیکم سلام لیکم
نہ درد دل میں نہ خوف رب ہے کسی کی تعظیم نا ادب ہے
فقط یہہ اتنا ہی مُدعا ہے سلام لیکم سلام لیکم

کسیکی چغلی کسی کی غیبت نہ کچھ حفاظت نہ کچھ رفافت
نہ کوئی مونس نہ آشنا ہے سلام لیکم سلام لیکم
نہ کچھ فقیروں سے رازداری نہ کچھ ہے سید سے شرمساری
سُنا کسی سے تو یہہ سُنا ہے سلام لیکم سلام لیکم
فقط مُلانوں سے ہے تعلق نذر نیازوں سے ہیں معلق
نہ دینے لینے کا کچھ پتا ہے سلام لیکم سلام لیکم
نہ نقد بازی نہ ہے ضیافت وہ جانتے ہیں یہ ہی خجالت
یہ عکس دل پر عجب ہُوا ہے سلام لیکم سلام لیکم
نہ کچھ لیاقت نہ کچھ نزاکت نہ کچھ فصاحت نہ کچھ بلاغت
گلے میں ایسا رسن پڑا ہے سلام لیکم سلام لیکم
کسی نے ایسا سکھا دیا ہے جو دل سے کھٹکا مٹا دیا ہے
ادب کا رُتبہ اُڑا دیا ہے سلام لیکم سلام لیکم
نماز روزہ سے کیا غرض ہے پلیگ کی اس لئے مرض ہے
یہی اعمالوں کی بس سزا ہے سلام لیکم سلام لیکم
خودی سے کیا ہیں اکڑ کے چلتے جو کچھ ہو مطلب تو ہیں مچلتے
ملائی آنکھیں تو کہہ دیا ہے سلام لیکم سلام لیکم
نہ باپ مائی کی کچھ قدر ہے نہ پیر و مرشد پہ کچھ نظر ہے
نہ دین و مذہب کا کچھ حیا ہے سلام لیکم سلام لیکم
بجز مُلاں مسئلہ سُنا رہے ہیں بجز ہمارے کسے نہ مانوں
جہاں میں ہم ہیں دیا خدا ہے سلام لیکم سلام لیکم
کسی میں بدعت سُنا رہے ہیں کسی کو کافر بنا رہے ہیں

کسی سے ایسا لکھا پڑھا ہے سلام لیکم سلام لیکم
نہ دین مذہب کا کچھہ پتا ہے نہ قوم ذات اور صفات کیا ہے
فقط یہہ مُحقّے کا آسرا ہے سلام لیکم سلام لیکم
نہ کچھہ خدا کی طلب ہے یارو نہ کلمہ طیّب سے کچھہ خبر ہے
تمام حکموں سے یہہ روا ہے سلام لیکم سلام لیکم
نہ کچھہ شریعت کے آشنا ہیں نہ کچھہ طریقت کی مبتلا ہیں ٥
نہ عشق مولا سے کوئی واقف نہ جانتے ہیں مقام عارف
بس اِتنا حاصل علم کیا ہے سلام لیکم سلام لیکم
نہ اولیاؤں کو کوئی جانے نہ غوث قطب اور ولی کو مانے
دلوں میں سب کے حسد بھرا ہے سلام لیکم سلام لیکم
جب آئے تو بھی سلام لیکم چلے تو پھر بھی سلام لیکم
دیا نہ کچھہ اور نہ کچھہ لیا ہے سلام لیکم سلام لیکم
نہ بول میراں شاہ کچھہ زباں سے قلم بس اب روک اس بیاں سے
بس اتنا باقی یہہ سلسلہ ہے سلام لیکم سلام لیکم

لڑکوں کی آمین

اے مالک خدایا سبحان من یرانی	کیسا سما دکھایا سبحان من یرانی
حمد و ثنا مقرر ہر شخص کی زباں پر	ہے روز و شب خدایا سبحان من یرانی
ہر گل میں تیری بو ہی بلبل میں تو ہی تو ہو	ہر جا تیرا ہے سایا سبحان من یرانی
ہر پھول ہر شجر میں غنچہ میں اور ثمر میں	بو نیکی تو سمایا سبحان من یرانی
بحر اور بر میں دیکھا شمس و قمر میں دیکھا	جلوہ تیرا خدایا سبحان من یرانی

٥ نہ کچھہ حقیقت سے مدعا ہے سلام لیکم سلام لیکم

فرزند کی یہہ آمیں ماں باپ کو مبارک — ارمان دل بر آیا سُبحان من یرانی
باغ جہاں میں انکو ہر رات اور دن کو — سر سبز کر خدایا سُبحان من یرانی
باران ابر ترسے خوشیوں کی پہول برسے — نخل مراد پایا سُبحان من یرانی
کیا بزم زر فشاں ہے شان خدا عیاں ہے — عشرت کدہ بنایا سُبحان من یرانی
کیا خوب آمیں آئی چہٹی ہمیں دلائی — لڑکوں نے غل مچایا سُبحان من یرانی
پیسے ہمیں دلاؤ لڈو ہمیں کھلاؤ — خوشیوں کا دن ہے آیا سُبحان من یرانی
حاصل ہو رب باری سب آرزو ہماری — ہنسنے سے سر جھکایا سُبحان من یرانی
میراں شاہ یہ دعا ہے ہم سب کی التجا ہے — کر رحم تو خدایا سُبحان من یرانی

کافی

عشق تیرے ڈیں ماری خواجہ — میں کت گن ولاں توں بساری خواجہ
میں گھولی میری جان صدقڑے — نام تیرے توں جندواری خواجہ
ہند ملک وچہ تیری شاہی — خاص تیری مختاری خواجہ
چوداں بادشاہیاں وچہ چشتی — تیری چال نیاری خواجہ
سبہ سکھیاں رل پار اُتر گئیں — میں رہ گئی اوگن ہاری خواجہ
ہجر تیرے نے سینہ سلیا — آن کرو میری کاری خواجہ
بانہہ پکڑے دی لاج تانوں — میں رت دی سیون ہاری خواجہ
سدتہ عشاں ہار دیندا — آن کریں دلداری خواجہ
وین دُنی دی سار نہ مینوں — میں تیری متواری خواجہ
میراں شاہ تیرے در دی چیری — میں عاجز نیچ نکاری خواجہ

ایضاً

برہوں گھیری تیری چیری — درس دکھاویں دلبر پیارے
آپے لایاں کریں جُدایاں — اوڑ ہنہاویں دلبر پیارے

آپے ساڈے اندر وسدا
اپنا بھیت کسے نا دسدا
جتوں پیار یا پریتاں لائیے
مُول نہ اپنا آپ چھپائیے
پیار یا ہوئی دیر بتیری
ہیں ہن پیاں گھمن گھیری
نام خواجہ دے آ کواری
بندی عاجز ہیچ نکاری
میراں شاہ نوں دامن لاویں
اوگن ہاری نا نُہہ بہلاویں

گھونگٹ کھول مُوہوں نا ہسدا
نا نُہہ ستاویں دلبر پیارے
نال کرم دے ڈاہ بنھائیے
جان نتھاویں دلبر پیارے
توں حاکم ہیں رعیت تیری
پار لنگھاویں دلبر پیارے
سر صدقے ہیں جند بلہاری
کرم کماویں دلبر پیارے
شہر مدینہ پاک دکھاویں
فیض دلاویں دلبر پیارے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الف اللہ دی ذات ہے مطلق سب کجھ کرنے ھاری
ہر ہر جا موجود ہے آپے سب سوں آپ نیاراری
احدیت سوں وحدت ہو کے کیتا ایڈ پراری
میراں شاہ سب گرد کھلایا کُن دا اِک اشارا ری

ب برہوں دی آتش بھڑکے کی کی رنگ دکھایا ہے
اپنا آپ تماشا کیتا آپے دیکھن آیا ہے
بھیت الگھم دے ظاہر ہوئے چھپیا نا نہہ چھپایا ہے
میراں شاہ لاہوتی مولا بن ناسوتی آتیا ہے

ت تاہنگاں ہت دل وچہ ساڈے دیوے یار ویکھالی ری
سُکے باغ کیتے ہریالے اوہ کیھڑا ہے مالی ری
اُس مالی دی واہ چترائی آپے پت پھُل ڈالی ری
میراں شاہ بے انت ہے ماہی کرو ویکھو پڑتالی ری ٭

ث ثابت جاں ماہی ہو یا سدا سوہاگن ہیر ہوئی ٭
واہ واہ بھاگ نصیب جنّی دے شوہ دی دامنگیر ہوئی
حُسن ماہی دا ویکھہ تجلّڑا صورت بدر منیر ہوئی
میراں شاہ سب دوکھہ سُکھہ ہوئے رحمت خواجہ پیر ہوئی

ج جلال جمال ماہی دا ہو یا ہیر سیالی نوں
ھر ہر اسم تے ہر ہر صفتوں شا دیکتا متوالی نوں
اندر باھر ماہی ہو یا پایا خیر سوالی نوں ٭٭
میراں شاہ گور چشتی بلیا تاریا عیباں والی نوں

ح حال حقیقت دساں کہیتوں ماہی دا اسرار سیتو
ویکھہ تجلّار انجھن والا ہیر ہوئی بلہار سیتو
جام شراب وصل دا وے کے کیتی مست خمار سیتو
میراں شاہ ہُن باجھ ماہی دے ہور نہیں تکرار سیتو

خ خبراں وچہ جگ دے ہویاں ہیر رانجھے دی بردی ری
رانجھے باجھوں غیر نہ دِسدا ماہی ماہی کردی ری
ظاہر باطن ماہی ہو یا کھیڑے چت نہ دھردی ری
دیکھہ ماہی دیاں گجھیاں رمزاں حیرت دا دم بھردی ری

د دُئی دا دہسم اوٹھایا واہ رانجھن دی یاری ری ٭

حُسن ازل دی چمک دکھا کے ہستی خودی بساری ری
نال کرم دے سینے لائے عاجز ہیچ نکاری ری
ایسے ماہی سُندر پی توں مِیراں شاہ جند واری ری

ذ ذکر تے شغلاں اندر اینویں وقت گوایا سی
اوس ویلے توں سو سرداراں جداوہ سیالیں آیا سی
ناز نیاز ہزاراں کر کے مکھ توں ناد بجایا سی
میراں شاہ دھر کمبل موہنڈے گوں گوں عشق رچایا سی

ر رانجھن دا عالی رتبہ ہر ہر شان چمکے ری
ہر صورت وچہ جلوہ روشن سورج وانگ دمکے ری
باہجوں عاشق ہیر سلیٹی ہر کوئی جھل نہ سکے ری
میراں شاہ کوئی عارف کامل لاوے نین جھمکے ری

ز ذاکر ہاں رانجھن دی ئیں ہور کوئی اذکار نہیں
جو کجھ کرے کراوے آپے ہیر جٹی وچہ کار نہیں
باہجوں پاک جمال ماہی دے ہور کوئی سروکار نہیں
میراں شاہ بن دلبر ماہی کھیڑا محرم یار نہیں

س سدائیں ہیر سیالی چاک ماہی دی بردی ہاں
اوہو کعبہ قبلہ میرا ہنیوں ہنیوں سجدے کردی ہاں
اوس جیہا مینوں ہور نہ کوئی میں گولی دلبر دی ہاں
میراں شاہ نت ہیر سلیٹی سر قدماں تے دھردی ہاں

ش شراب پلا کے ماہی کیتی مست خمار سیتو
ایسے ساقی توں سر صدقے ہیر ہوئی سرشار سیتو

ہیر جٹی دا چاک مربی روز ازل دا یار رسیتو
میراں شاہ ہن طلب نہ کوئی حاجت پار اوار رسیتو

ص صفائی دل دی کرکے پایا قرب پیارے دا
شان ماہی دی رب رسولی مالک تخت ہزارے دا
اکھیاں دے وچ جلوہ چمکے ماہی سوہنے سارے دا
میراں شاہ وہن بھاگ جٹی دے پایا وصل اکارے دا

ض ضرور جاں ہنیہ دی ہوئی تخت ہزاریوں آیا ہے
صورت پاک منزہ ہوکے اک جمال وکھایا ہے
بھاگ جٹی دے یاور ہوئے مقصد دل دا پایا ہے
میراں شاہ کر لکھ شکرانہ اج ماہی ہتھ آیا ہے

ط طالب نت ہیر رانجھن دی رب مطلوب ملایا ہے
وار ستی ہیں اوس راہاں توں ایہہ جس راہوں آیا ہے
واہ وا بھاگ نصیب جٹی دے اجڑی آن لبایا ہے
میراں شاہ سب راز سجھا کے ایسا کرم کمایا ہے

ظ ظاہر باطن ماہی آپے بھیس وٹا کے آئیا ری
تخت ہزاریوں آن سیالیں ہیر نوں لے گل لایا ری
اسم صفت دا جامع ہوکے کی کی شان دکھایا ری
میراں شاہ دھر تاج لولاکی کھیڑیاں دے دل ڈھایا ری

ع عارف دی صورت ہوکے من میں بھیت سمجھائے ری
پیر چشتی دے بل بل جائیے دل دے بھرم مٹائے ری
جوہر اصل حقیقت والے کی کی پھول دکھائے ری

میراں شاہ لج رمزاں والی رانجھاہی دی پائی ری

غ غلام ہے ہیر ماہی دی دل ساڈے وچ وسدے جی
احد توں بن احمد آیا من چیت میرا کہیندے جی
اوہدا ابہندا نال اساڈے ناز دکھا کریندے جی
میراں شاہ محبوب خدا دا بھیت الگم دے دسدے جی

ف فارغ سب قضیئیوں ہوئے ظاہر باطن ماہی ری
نام نشان رہیا نہ میرا ہے سب اوس دی شاہی ری
روح مثال وجود ماہی دا ئیں ہن ہوئی راھی ری
میراں شاہ سب پن پاپاں دی سر توں گٹھڑی لاہی ری

ق قرار ہویا ہن دل نوں ماہجوں ماہی ہور نہیں
اوّل آخر باطن ظاہر وہم خودی دا شور نہیں
اکھیاں دے وچ آن سمایا جاں دیکھاں کوئی چور نہیں
میراں شاہ ئیں باہر ہوئی ہن کھیڑیاں دا زور نہیں

ک کرم دی اک نظر توں فارغ اوگنہار ہوئی
درد غماں دیاں ندیاں وچوں ہیر سلیٹی پار ہوئی
موسم پھرے شگوفیاں والے ہیر جٹی گلزار ہوئی
میراں شاہ ہن لکھ شکرانہ عاجز بااسرار ہوئی

لام لوکائی لبھ لبھ ہاری دلبر اوکھا لبھدا ہے
چیترا ہوکے اندر ڈھونڈے ایہو پاون رب دا ہے
رب رب کردی قبریں پہونچی رب دا ملن سبب دا ہے
میراں شاہ گورگیان تجھ دے تاں یوں دلبر لبھدا ہے

م مبارک ہلن ماہی دائین نیں بے وسواس ہوئی
مک گئے سب جھگڑے جھیڑے بگڑی تگڑی راس ہوئی
خواجہ چشتی ہند ولی دی داخل وچ اجلاس ہوئی
میراں شاہ ہن گورا اپنے دی پٹ کمینی داس ہوئی

ن نیناں دیاں گجھیاں رمزاں گھائل کرن فقیراں نوں
بن تلواروں قتل کریندیاں عاجز بے تقصیراں نوں
رمزاں واسل عاشق جھلدے پیندے دکھ دلگیراں نوں
میراں شاہ اوتھے کوئی نہ چھپدا عقل فکر تدبیراں نوں

و وصل خدایوں فارغ ہوئے حاضر ناظر یار ہویا
مونہہ کالا کر جد نیں نکلی روشن اج گھر بار ہویا
نام نشان رہیا ناہ میرا شوہ مالک مختار رہویا
میراں شاہ ہن لکھہ شکرانہ وہم خیالوں پار رہویا

ھ ہاری جے اپنے آپوں تائیوں بے حد پاوے ری
ہر بن ہور نہ ویکھے کوئی جت ول نظر اوٹھاوے ری
مونہہ کالا کر جگ دکھلاوے تا ہر کی گت پاوے ری
میراں شاہ۔ اَلْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْہِ نبی فرماوے ری

الف حرنے دیاں گجھیاں رمزاں کامل مرد بیچارے ری
ب ت ث دا نقطہ کھووے اکو الف نتارے ری
ہر حرفاں وچ الف دی صورت ہر ہر شان اشارے ری
میراں شاہ اوہ گل ہے مشکل بن گورکے نزدارے ری

ی یاری کوئی عاشق کامل لاوے نال پیارے ری

آپنا آپ رہے ناں باقی جان کرے بلہارے ری
مَیں توں داوچہ رہے نہ جھگڑا اِکو اِک پکارے ری
میراں شاہ جو کلمہ سمجھے تا ہووَن چھٹکارے ری

کافی جات

رکھہ صوم صلوٰتاں پڑھدے ہو
پا تسبیں کڑاہی سڑدے ہو
تسیں نال لوکاں دے لڑدے ہو
کجھہ وچلی گل نتاروجی
تسیں ایویں مغز نہ ماروجی

تسیں اپنی آپ نبیڑوجی
تسیں وچّوں غیر نکھیڑوجی
ان ہنڈیاں گلّاں نہ چھیڑوجی
ایویں لاہک تان نہ ماروجی
تسیں ایویں مغز نہ ماروجی

کر صفائی اپنے اندر دی
کر صحبت کسے قلندر دی
تاں آئے ہاتھ سمندر دی
کوئی پریمی بات وچاروجی
تسیں ایویں مغز نہ ماروجی

تسیں عشقوں محرم مول نہیں
وچہ علم غرور قبول نہیں
بن عشقوں کجھہ حصول نہیں
تسیں ہستی خودی وساروجی
تسیں ایویں مغز نہ ماروجی

کیوں جھگڑے جھیڑے کردے ہو
بن ناکم نا لاجبردے ہو
کیوں مفت اذائیں مردے ہو
حصل جو توکھیت سواروجی
تسیں ایویں مغز نہ ماروجی

کرملے مغز کھپایا ہے
جن پایا بھیت چھپایا ہی
بن عشقوں انت نہ آیا ہے
سر گور دے سرنے وار وجی

تسیں ایویں مغز نہ مار وجی

دل صاف تے مٹھڑا بولوجی
مت عیب کسے دے پھولوجی
سپ دانگوں زہر نہ گھولوجی
تسیں لپ گڑپ نہ مار وجی

تسیں ایویں مغز نہ مار وجی

کیوں اتنی اگ بھڑکائی ہے
کیوں متھے تیوڑھی پائی ہے
کیوں پریمی رمز بھلائی ہے
تسیں خلق رسوں وچار وجی

تسیں ایویں مغز نہ مار وجی

کرمیداں شاہ جو دسدا ہے
دل سدھے راہوں لسدا ہی
کجھ کریاں چھنگا دسدا ہے
اس پہل نوں دلوں اتار وجی

تسیں ایویں مغز نہ مار وجی

کافی

ہن عاشق رہن نرالے جی
جن پیتے پریم پیالے جی

جن پیت پیا سنگ لائی ہے
سب اک وجود خدائی ہے
اون رمز حقیقی پائی ہے
نہیں دوسر وچہ خیالے جی

ہن عاشق رہن نرالے جی

جب عاشق نظر کریندا ہے
ناہ ہرگز غیر دسیندا ہے
ہر صورت یار لبھیندا ہے
اوہ رہندا اشوہ دے نالے جی

ہن عاشق رہن نرالے جی

جتھے حضرت عشق دا ڈیرا ہے
ایہہ دین دُنی سب جھیڑا ہے
اوتھے کفر اسلام بکھیڑا ہے
اوہ رہن سدا متوالے جی

ہُنت عاشق رہن نرالے جی

جن پریم پیالا پیتا ہے
کجھ سمجھ بوجھ چُپ کیتا ہے
مُکھ محبوباں دل لیتا ہے
اوہدے ہور و ہور رہن چالے جی

ہُنت عاشق رہن نرالے جی

بن عشقوں نہیں حضوری جی
بن عشقوں رہندی دُوری جی
بن عشق نہ پیندی پُوری جی
بن عملاں توں مُونہہ کالے جی

ہُنت عاشق رہن نرالے جی

مُشتاقاں عِلم بنیا را ہے
تب تت تث گوڑپا را ہے
اوتھے انہیاں دا کی چارا ہے
اوہ جانن رمزاں والے جی

ہُنت عاشق رہن نرالے جی

ایہہ گوڑا جگت پسارا ہے
تاں میراں شاہ نستارا ہے
بن عشقوں ناں چھٹکارا ہے
جد فضلوں یار سمبھالے جی

ہُنت عاشق رہن نرالے جی

کافی

دے ہور نصیحت مائے عشقوں ہٹک نہیں

عشق جیہا نہ ہادی کوئی
عشق ہووے تاں ہلدی ٹھوئی

بھیت ماہی دے پائے عشقوں ہٹک نہیں

عشق اسانوں چاک ملایا
ساقی ہو کے جام پلایا

مست الست بنائے عشقوں ہٹک نہیں

لوک اساتھوں آکھن جتیاں ۔ جتیاں ہاں پر عشق نے پٹھیاں
نین ماہی سنگ لائے عشقوں ہٹک نہیں

عشق نے ایسا رنگ دکھایا ۔ ہر ہر شان ماہی دس آیا
وہم خیال اوٹھائے عشقوں ہٹک نہیں

چاک پیا اج میری جھولی ۔ ہیر ہے گولیاں دی پڑ گولی
کھیڑے گھول گھمائے عشقوں ہٹک نہیں

عشق دی سار کوئی ناں جانے ۔ مورکھ کردے منہ بجھانے
دھرم ایمان گوائے عشقوں ہٹک نہیں

ہیر ماہی دی بردی ہوئی ۔ پاپوں پنوں فارغ ہوئی
کار بگار چھڑائے عشقوں ہٹک نہیں

میراں شاہ گو چشتی پایا ۔ نال کرم دے دامن لایا
چرنی سیس نوائے عشقوں ہٹک نہیں

کافی

اج دلبر یار دیاں چٹھیاں آیاں ری

کھول چٹھی جد باچن لاگی ۔ سُتی قسمت میری جاگی ۔ نوشوہ یار بلایاں
چٹھیاں آیاں ری

چاؤ سیتی ول شوہ دی جاگی ۔ جھک جھک چرنی سیس نوائیے ۔ عاجز دامن لایاں
چٹھیاں آیاں ری

جیوں جیوں چٹھیاں کھول اُٹھ [illegible] ۔ ہس ہس نال کلیجے لاواں ۔ دل توں گھول گھمایاں
چٹھیاں آیاں ری

ایہ چٹھیاں کوئی راز نہانی ۔ سو جانے جو مرد گیانی ۔ جس سٹنے رمزاں پایاں
چٹھیاں آیاں ری

سن چٹھیاں نیں گھایل ہوئی — طرف پیا دی مایل ہوئی — اکھیاں کھول وکھایاں

چٹھیاں آیاں ری

جاں میں چٹھیاں واچ سنایاں — رلمل سیاں دین ودھایاں — منگل گاون آیاں

چٹھیاں آیاں ری

چٹھیاں وچ دلدار سنائے — جو کوئی طرف اساڈے آوے — ہوون دور جدایاں

چٹھیاں آیاں ری

ان چٹھیاں وچ راز لکویاں — میں تو ہویا تو میں ہویاں — واہ واہ خوب نبھایاں

چٹھیاں آیاں ری

میرانشاہ لکھہ شکر گذاراں — گور چشتی توں سو سرواراں — جن ایہہ چٹھیاں پایاں

چٹھیاں آیاں ری

کافی

چلو سکھی رل پاکپٹن نوں ویلا ہتھ نہ آویگا — جو کجھ مطلب دین دنیا جو جاوے سو پاویگا

فرد عالم دی دور پرجا گئی جہاں جہات سیس نواداں ست — گنج شکر مسکیناں تائیں پاک جمال دکھاویگا

حضرت خواجہ قطب ولی توں چشتی پاک خطاب ہویا — خواجہ ہند ولی فرمایا قطب فرید لہاویگا

امر کیتا محبوب الٰہی وچ حضوری پاک نبیؐ — پیر تیرے دا جو در لنگھسی سو توں جنت جاویگا

غوث اعظم نوں وچ مراقب ملے نبیؐ الہام کیتا — محی الدین تیرا اک پوتا صابر نام وہراویگا

گنجشکر جد روز حشر نوں دوزخ دی ول جاوینگے — امت پاک نبیؐ دی خاطر سب دوزخ بجھ جاویگا

میرانشاہ چل تن من واراں نام فرید پکاراں — عرض کراں مرقد میں دہر گئے فقروں فیض دلاویگا

یا پیر چشتی سرکار بابا گنج شکر — توں واقف سب اسرار بابا گنج شکر

اوگن ہار کرن فریاداں — خفی جلی پایاں مراداں — سنجی تیرا دربار بابا گنج شکر

چھتی برساں زہد کمایا
قرب فرائیض رتبہ پایا
قطباں دا سردار بابا گنج شکر

اے مقبول خدا دے پیارے
دامن لاویں خادم سارے
سیں نواون ہار بابا گنج شکر

عشق دی بیڑی جو کوئی چڑھیا
گنج شکر تیرا دامن پھڑیا
پلو چہ ہویا پار بابا گنج شکر

فرد عالم تیرا نام اجالا
آن پلاویں پریم پیالا
ہوواں مست خمار بابا گنج شکر

سید محمد ہے لاثانی
صورت اسدی یوسف ثانی
روشن وچہ سنسار بابا گنج شکر

میراں شاہ جند گھول گھمایاں
لے ہن پاکپتن دیا سایاں
نپٹ کمینی دی سار بابا گنج شکر

کافی

ہن عشق اساں دل آیا ہے   جن تن من شور مچایا ہے

ایہ عشق ارادہ ازلی ہے
ناہجری ہے نا وصلی ہے
ایہ مخفی شعلہ اصلی ہے
جن ستڑا جگت جگایا ہے

جد عشقوں ظاہر نور ہویا
اس نوروں سب ظہور ہویا
جن جاتا سو منظور ہویا
خود احمد نام دہرایا ہے

اس عشق دی ایہو گھات میاں
نا دسدا ذات صفات میاں
منصور سجہائی بات میاں
تاں سولی پکڑ چڑھایا ہے

جاں نبیاں دے دل آیا ہے
اون یحییٰ قتل کرایا ہے
کوئی آری نال چرایا ہے
کوئی اندر رچنا سٹایا ہے

ایہ حضرت عشق دی کارے جی
اوہ لیندا آپ نظارے جی
اوہ آپے آپ ہی سارے جی
کتے پاپی مجرم بھلایا ہے

کتے طالب تے مطلوب ہویا
کتے غالب تے مغلوب ہویا
کتے رب کتے مربوب ہویا
کتے علی نبی بن آیا ہے

کتے عابد تے معبود ہویا
کتے غائب تے موجود ہویا
منظور کتے مردود ہویا
سب سانگی سانگ بنایا ہے

کتے حاجی بن بن بہندا ہے
کی ایس عشق دی کارے جی
ہن میراں شاہ نوں دان ہویا

کتے ملاں وعظ کریندے ہے
کتے ساہداں چور بنایا ہے
پی ہستی خودی پواڑے جی
بن ستگور کتے نہ پایا ہے
اوہ تن میکر دی جان ہویا
سب جھگڑا آن مکایا ہے

کتے بانگ مسیتاں دیندا ہے
اوہنوں سب کوئی لبھدا رہی جی
میں دوروں نیڑے آن ہویا

سن اڑیا سنیارا میری نتھ گھڑ دے

ایسی سوہنی نتھ گھڑ دیویں
اک لکھ دیاں دو لکھ دیاں
جے شوہ میرا رضی تھیوے
اوگن ہاری نت گن گاواں
میراں شاہ چل سئیں نواواں

شوہ نوں آوے پیار
جان کراں بلہار
تاں پاواں اسرار
جے دیوے دیدار
صابر دے دربار

میری نتھ گھڑ دے
میری نتھ گھڑ دے
میری نتھ گھڑ دے
میری نتھ گھڑ دے
میری نتھ گھڑ دے

دیکھو نی زور زوری محبتاں پاؤندا
سانوں کی کی ناز دکھاؤندا

دیکھو سیئو اوہدی ناز نرالے
پریم دی مرلی آن بجائی
نیناں نال نیناں دے لاوی
نت ہیلی وچھیاں چارے
نحن اقرب خود فرمایا
میراں شاہ صفتاں والا

درسن کارن ہے بیلے
سن ہوئی مشتاق خدائی
ہس رس مٹھڑے بول سناوے
ہر جتی دل مزاں مارے
دوروں ساڈے نیڑے آیا
ہر ہر اندر شان نرالا

تخت ہزاریوں آوندا
کی کی رنگ دکھاوندا
دل ساڈا ابھرماؤندا
آپے چاک سداؤندا
کتوں بھیت چھپاؤندا
احمد نام دھراؤندا

کافی

پیارے چھوڑ وطن کیوں آیا دیا یاد نہیں

اِیہ جگ پلک جھلک دا میلا
بھرم بھولایا پھریں اکیلا
اپنا اصل بھولایا۔ ویلا یاد نہیں

حُبّ وطن دی آن بُھلائی
حرص طمع وچہ عمر گوائی
مُوکھ جگت کہایا۔ ویلا یاد نہیں

شوہ اپنے ول مَن چت لاویں
اوڑک ویلے کیوں پچھتاویں
دم آیا نہ آیا۔ ویلا یاد نہیں

صوفی شیخ مشائخ کہاویں
کر کر مسئلے جگ پر چاویں
اُنہہ بہت بنایا۔ ویلا یاد نہیں

ہُن توں اپنی کر پڑ تالی
گل سمجھیں توں ستگور والی
تیں بن کیہڑا آیا۔ ویلا یاد نہیں

جے توں شوہ دی رمز پچھانے
وحدت کثرت اِک کر جانے
تا ئُوں تیں شوہ پایا۔ ویلا یاد نہیں

کِی لے آیوں کی لے جانا
مار خودی نوں ہوگ سیانا
تَن مَن کجھ ن بھایا۔ ویلا یاد نہیں

دیکھہ پیارے شوہ دے کارے
اندر باہر آپ ہی سارے
نین نظارے آیا۔ ویلا یاد نہیں

میراں شاہ گور چشتی پایا
تَن مَن جیوڑا گھول گھمایا
جس یہ بہت تپایا۔ ویلا یاد نہیں

کافی

میرے نویں سجن گھر آئے سوہنے دے نین بھلے
سانوں کی کی رنگ دکھائے۔ سوہنے دے نین بھلے

آن اُٹھایا گھنگٹ نوری
دل میری وچہ ہوئی حضوری
سوہنے دے نین بھلے
نیناں سے نین ملائے

جاں نین ول دے بہرم تیاگی
انحد باجے باجن لاگے
سوہنے دے نین بھلے
حُوراں نے منگل گائے

اندر باہر روشن ہویا
دلبر ویہڑے آن کھلویا
سوہنے دے نین بھلے
کھول تنی گل لائے

واہ واہ اُس دا شان تجلڑا
جاں اُدن مُکھہ توں لاہیا پلڑا
سوہنے دے نین بھلے
لکھہ لکھہ شگن منائے

کرم کیتا جاں پیر اجمیری
سُتی جاگی قسمت میری
سوہنے دے نین بھلے
گیت وصل دے گائے

جاں شوہ بیٹھا مجلس لاکے
میراں شاہ میں گھول گھمایا

اوگنہاراں نوں پاس بہا کے
سوہنے دے نین ببیلے
گور چشتی نے دامن لایا
سوہنے دے نین ببیلے

کار بگار چھڑائے
بکھڑے پندھ چھڑائے

کافی

توں آوے پیا میں چیری ہاں تیرے دیکھن کارن جند ترسے میری

سن کملی دیا محرم سایاں
کیوں کرداہیں من دا بھانا
تیں ماہیوں میں نوں چین نہ آوے
میراں شاہ دل موڑ مہاراں

کن سوتن سنگ اکھیاں لایاں
میں کجھ نہ وی سار نہ جانا
نام خدا دے آن ملاوے
جو گھر آویں میں سو سر واراں

میں بردی ہاں تیری
میں عشق تیرے نے گھیری
ہند ولی اجمیری
ہو یا دیر بہتیری

غزل نعتیہ

اے مظہر نور ذات خدا یا حضرت داتا گنج بخش
اے ہادی مولا راہ نما یا حضرت داتا گنج بخش

جو آپکے در پر آتے ہیں سبھی مقصد اپنا پاتے ہیں
اے پیر معظم کان سخا یا حضرت داتا گنج بخش

ہو ہند عرب کے شاہ و گدا ہو فیض حضور سے سب کو عطا
ہو مجھ پہ نگاہ پاک ذرا یا حضرت داتا گنج بخش

اے محرم راز خفی و جلی منظور جناب علی و نبی
لاہور کے سلطان قطب ولی یا حضرت داتا گنج بخش

کیا آپکی دھوم ہے ارض و سما کیا آپکی شان ہے جل علا
کیا قرب ہے آپکا جلوہ نما یا حضرت داتا گنج بخش

کیا وصف ہو آپکی مجھ سے بیاں مقبول ہے خالق ہر دو جہاں
محبوب ہے خاص حبیب خدا یا حضرت داتا گنج بخش

کیا تیرے قدم کا ظہور ہوا لاہور شہر منظور ہوا
سبھی خوف حشر کا دور ہوا یا حضرت داتا گنج بخش

اے عالم علم حقیقت کی مختار ہو راہ طریقت کے
اے عارف باللہ اہل صفا یا حضرت داتا گنج بخش

یہ فقیراں شاہ جو مسافر ہیں اب آپکے در پر حاضر ہیں
ذرہ کیجئے اس کے دل کی دوا یا حضرت داتا گنج بخش

غزل

کہاں اتنی مجھے طاقت کروں وصفِ بیاں خواجہ
نہاں وہم عیاں خواجہ وظیفہ ہر زباں خواجہ

علیؑ وہم نبیؐ خواجہ قطب خواجہ ولی خواجہ
جہاں دیکھا وہاں خواجہ نشان و بی نشاں خواجہ

زہے شانِ حبیب اللہ نہیں ہی ماسوا اللہ
ملا رتبہ بقا باللہ خدا کے رازداں خواجہ

سُنو لے خواجہ اجمیری میں ہوں و بار کی چیری
مٹا دو دل کی اندھیری شہِ ہندوستاں خواجہ

حبیبِ انس و جاں خواجہ رفیق دو جہاں خواجہ
مکان و لامکاں خواجہ مثال جسم و جاں خواجہ

غیاث الدین کے پیارے شہِ عثمان کے تارے
جناب اللہ کے متوارے پناہی چشتیاں خواجہ

برائے خواجہ قطب الدین فرید الدین علاؤ الدین
بلا لو میراں شاہ عاجز کو اپنے آستاں خواجہ

غزل

زاہدو جنت میں بولو کیا نشاں لیجائیں گو
خاک کا پتلا ہے یہ اسکو کہاں لیجائیں گے

آپ تو حرصِ حور و غلماں کا گماں لیجائیں گ
ہم فقط نامِ محمد حرزِ جاں لیجائیں گے

باغ و بُستاں اور گل و گلزار سے ہی کیا غرض
بُلبلیں جب اُڑ گئیں تو کیا بادِ خزاں لیجائیں گے

اپنی ہستی اور خودی کا وہم باطل تھا ہمیں
جو کہ تھا موجود وہ جانِ جہاں لیجائیں گے

کیا تعلق شہر سے اور شہر یاروں سے غرض
چھوڑ کر دونوں جہاں عشقِ بُتاں لیجائیں گے

جو کیا اوس نے کیا مطلق نہ ہم کچھ کر سکے
جو دیا ہمکو یہاں بس ہم وہاں لیجائیں گے

نہ تو یاں سے کچھ ملا اور ہاتھ خالی آئے تھے
نام چشتی پیر کا وردِ زباں لیجائیں گے

آن کر کثرت میں وحدت کے تجلّے دیکھ لے
لامکاں سے آئے تھے اور لامکاں لیجائیں گے

میراں شاہ کو کچھ گماں اور نہ بھروسا ہے میاں
ہمتو عاشق عشق حضرت خواجگاں لیجائیں گے

غزل نعتیہ

اے شاہ شاہاں سلطان جہاں محبوب خدا اللہ مدد دے

اے محرم ستر نہان و عیاں محبوب خدا اللہ مدد دے

غزل

کہاں اتنی مجھے طاقت کروں وصفِ بیاں خواجہ
نہاں و ہم عیاں خواجہ وظیفہ ہر زباں خواجہ

علیؓ و ہم نبیؐ خواجہ قطب خواجہ ولی خواجہ
جہاں و یکجا وہاں خواجہ نشان و بے نشاں خواجہ

زہے شانِ حبیب اللہ نہیں ہے ماسوا اللہ
ملا رتبہ بقا باللہ خدا کے رازداں خواجہ

سُنو لے خواجہ اجمیری میں ہوں و بار کی چیری
مٹاؤ دل کی اندھیری شہِ ہندوستاں خواجہ

حبیبِ انس و جاں خواجہ رفیقِ دو جہاں خواجہ
مکان و لامکاں خواجہ مثالِ جسم و جاں خواجہ

غیاث الدین کے پیارے شہِ عثماں کے تارے
جنابِ اللہ کے متوارے پناہِ چشتیاں خواجہ

برائے خواجہ قطب الدین فرید الدین علاؤ الدین
بلا لو میراں شاہ عاجز کو اپنے آستاں خواجہ

غزل

زاہد و جنت میں بولو کیا نشاں لیجائیں گے
خاک کا پُتلا ہے یہ اسکو کہاں لیجائیں گے

آپ تو حرصِ حور و غلماں کا گماں لیجائیں گے
ہم فقط نامِ محمدؐ حرزِ جاں لیجائیں گے

باغ و بُستاں اور گل و گلزار سے ہے کیا غرض
بُلبلیں جب اُڑ گئیں تو کیا بادِ خزاں لیجائیں گے

اپنی ہستی اور خودی کا وہم باطل تھا ہمیں
جو کہ تھا موجود وہ جانِ جہاں لیجائیں گے

کیا تعلق شہر سے اور شہر یاروں سے غرض
چھوڑ کر دونوں جہاں عشقِ بُتاں لیجائیں گے

جو کیا اوس نے کیا مطلق نہ ہم کچھ کر سکے
جو دیا ہمکو یہاں بس ہم وہاں لیجائیں گے

نہ تو یاں سے کچھ ملا اور ہاتھ خالی آئے تھے
نام چشتی پیر کا وردِ زباں لیجائیں گے

آن کر کثرت میں وحدت کے تجلے دیکھ لے
لامکاں سے آئے تھے اور لامکاں لیجائیں گے

میراں شاہ کو کچھ گماں اور نہ بھروسا ہے میاں
ہمتو عاشق عشق حضرت خواجگاں لیجائیں گے

غزل نعتیہ

اے شاہ شاہاں سلطان جہاں محبوب خدا اللہ مدد دے
اے محرم سر نہان و عیاں محبوب خدا اللہ مدد دے

اے گنج شکر کے نورِ نظر اے چشت شجر کے شیریں ثمر
اے فخرِ دو عالم راہ نما محبوبِ خدا اللہ مدد دے

اے زیب گلستاں ہند ولی تم شان چمن ہو قطب ولی
اے گنج شکر کے ماہ لقا محبوب خدا اللہ مدد دے

اے فخر جنابِ دین نبیؐ اے نور دو دیدۂ مولےٰ علیؓ
سبھی شاہ و گدا جو بن پہ فدا محبوبِ خدا اللہ مدد دے

کیا شان ہے آپ کی شانِ خدا مخدوم کے بھیا اصلِ علی
اب کیجئے مجھ پر نظرِ عطا محبوبِ خدا اللہ مدد دے

پیا مَیں ہوں تمہارے در کا گدا ہے آپ کو میری شرم و حیا
اب در پہ تمہارے آن پڑا محبوبِ خدا اللہ مدد دے

بن میاں شاہ کیا شان کہوں دل و جان کہوں ایمان کہوں
مسکین ہوں مَیں تم کانِ سخا محبوبِ خدا اللہ مدد دے

غزل

صنم تیری جدائی دم بدم مجکو ستاتی ہے
تمہارے عشق کی آتش میرا تن من جلاتی ہے

کبھی پوچھا نہ اے پیارے کیسی تیری حالت ہے
میاں یہ بے نیازی ہے ہمارے جی کو بھاتی ہے

سناؤں حالِ دل اپنا نہیں ہمساں کوئی میرا
نہ دن کو چین ہے مجکو نہ شب کو نیند آتی ہے

اری بادِ صبا نام خدا دلبر سے جا کہدی
نہ مرتا ہوں نہ جیتا ہوں تیری فرقت رلاتی ہے

ذرا ٹھکرا دکھا پیارے برائے خواجگان چشتی
تنِ بے جاں ہیں اے پیارے گویا پھر جان آتی ہے

بُرے ہیں یا بھلے ہیں ہم مگر تیری کہلاتے ہیں
کرم کی یک نظر کیجے تو بگڑی بن ہی جاتی ہے

رہے ثابت قدم میراں شاہ اپنا عشق کی راہ میں
شکایت کفر لازم ہے یہی دل میں سماتی ہے

غزل نعتیہ

حبیب خالق کون و مکاں معین الدین — شہ ولایت ہندوستاں معین الدین

لقب عطارِ رسولِ خدا الم نشرح — علیم سرِ نہان و عیاں معین الدین

زہے نصیب کہ با دستگیر اجمیری — چہ شانِ سلسلہ خواجگاں معین الدین

برائے چشتیاں تحقیق قبلہ و کعبہ — فیوضِ مرشدِ ہر دو جہاں معین الدین

جناب ہند ولی ماہتاب دین نبی — ہر اک دہاں میں ہے وردِ زباں معین الدین

جہاں میں جلوہ نمائی ہے حق نمائی کی — رواں ہے فیض زمیں آسماں معین الدین

غریب میراں شاہ مداح خواجگاں چشتی — کروں میں وصف کہاں تک بیاں معین الدین

غزل نعتیہ

کمالِ باخدا خواجہ جمالِ مصطفےٰ خواجہ — جلالِ مرتضیٰ خواجہ حبیب کبریا خواجہ

بوصلِ قربِ حقانی علیمِ سرِ یزدانی — وصی اولادِ ثانی شہیدِ کربلا خواجہ

رقم ہو کب ثنا تیری کہاں طبعِ رسا میری — وسیلۂ ہند اجمیری امام الاولیا خواجہ

مئے وحدت سے اے ساقی عنایت ہو مئے باقی — دکھا دو شانِ خلاقی شہِ عقدہ کشا خواجہ

پلا دے مجکو پیمانہ بنا دے مجکو مستانہ — سدا ہوں تیرا دیوانہ میری مشکلکشا خواجہ

بحقِ خواجہ عثماں غنی کی نظر رحمت ہو — تیرا اسمائے اعظم ہے عطا کانِ سخا خواجہ

تیرے روضہ مبارک کی اگر مجکو زیارت ہو — نثاروں میں دل و جانکو کروں سر بھی فدا خواجہ

کرو تم میراں شاہ پہ نظرِ الطاف و کرم شاہا — بولا لو اپنے دروازے سمجھ اپنا گدا خواجہ

کافی پیلوں

پیا وے میری تیری نال لگ رہی پریت — میں حاضر بندی بھاویں توں جان نہ جان

سن پیاریا میں گھول گھمایاں — توں کردا ایں نال خدایاں

بے پرداں دی ایہو ریت

واہ وا تیرے ناز نرالے — لُک چھپ کرو آپے ٹالے

ایہ نہوندی ناہیں ریت

عشق تیرے کی کیتے کارے — اسیں تاں درسن دے متوارے

میں ہاری تیری جیت

بے لائیے تاں اوڑ نبھائیے — جگ دا مہناں چت نہ لائیے

ایہناں دو تاں وی ایہو ریت

میراں شاہ بے آس نہ تھیویں — صبر شکر دا پیالا پیویں

چشتیاں دی ایہو ریت

غزل

گر ہُوا تُو عاشقِ ذاتِ خدا — تجکو ہونا چاہیئے اہلِ رضا

جب ہُوا ذاتِ بقا میں تو فنا — بس ہُوا تو بھی سدا اہلِ بقا

ترک کر دُنیا و عقبیٰ کی ہوس — کر عطا یئت مرشدِ راہ نما

ہے طلب حق کی تو اپنی سیر کر — کس لئے تو پھر رہا ہے جا بجا

اپنی ہستی اور خودی کو چھوڑ دے — کون ہے پھر یہ بتا تیرے سوا

مُوتُو قبل ہو تو اے مردِ فقیر — پھر ہوا بیخوف ہر رنج و بلا

میراں شاہ ہے صابری جالندہری — خواجگانِ چشت کے در کا گدا

خیال

ای چشتی تم لیجو خبر یا قطب ولی یا خوجہ — آن پڑا ہوں سرن تہارو ہندولی مہاراجہ

صدقہ عثماں ہارونیدا درسن دیجو مہاراجہ — بھیڑ پڑی اب آن سوارو دین دُنی کر کاجہ

علیؓ دنبیؐ کے راج دولارے گھر گھر مندر باجہ

میراں شاہ تو را داس کمینا رکھ لیجو میری لاجہ

غزل

رُخ سے پردہ اُٹھا تو دی
اپنا جلوہ دیکھا تو دے
اب نہ تن میں ہی جاں رہی
قم باذنی سُنا تو دے
ساقیا وہ نشہ پلا ء
مست بیخود بنا تو دے
ماؤ تو کی نہ بُو رہے
جامِ وحدت پلا تو دی
نحن اقرب کے راز سے
وہم دُوری اوٹھا تو دی
دوزخ اور کیا بہشت ہے
دِل سے کھٹکا مٹا تو دے
عبد و معبود کون ہے
مجکو پیارے سُنا تو دی
کون واجب ہی کون ہی ممکن
اے صنم یہ سجھا تو دے
تُجھ سوا غیر کون ہے
میراں شاہ کو بتا تو دے

کافی

تیری اداے لُٹیاں یار
موہے درس دیکھاوے
تیں دل اکھیاں جُتیاں یار
موہے درس دیکھاوے
نیں کجھ نہوندی سار نہ جانا
کیوں کردا ہیں من دا بھانا
ہیں عشق تیرے نے کُٹھیاں یار
موہے درس دیکھاوے
گھڑی پل چھن موہی چین نہ آوے
پیچ سُنی سانوں مُول نہ بھاوے
نیں اِک دم مُول نہ سُتیاں یار
موہے درس دیکھاوے
آحد سوں بن احمد آیا
کرادھلائیں جگ بھرمایا
بہیں وٹا کے لُٹیاں یار
موہے درس دیکھاوے
نام خواجہ دے نا نہہ بھُلاویں
جیوں جانی تیوں اوڑ نبھاویں
نیں تیں سنگ نہہ لاچکیاں یار
موہے درس دیکھاوے

میاں شاہ نوں ناہ ترساویں ... ناہ اللہ دے ورس وکھاویں
نیں عشق تیرے مرگیاں یار ... موئے ورس وکھاوے

کافی

سینے نوں چک لین دی روے مول نہ پا ... ایدہر میٹھے اودہر میٹھے وچہ وچہ اگ دا گھا
ایہ دنیا دن چار دنٹے اس وچ چت نہ لا ... چھوڑ جگتدی جھگڑی جھیڑی نین پیا سنگ لا
ساجن تیری اندر وسدا من اپنا سمجھا ... الست کہاتاں اکھیاں لایاں پیاریا اوڑنجھا
یار ملن دی طلب ہے تینوں ہستی خودی گوا ... جے توں وصل پیا دا لوڑیں لتوں شرک مٹا
اول آخر ظاہر باطن گھٹ گھٹ رہا سما ... میر انشاہ ایہ گیجھیاں رمزاں عشقی پیر توں پا

غزل نعتیہ

نبی کے عاشق خدا کے پیارے جناب خواجہ اویس قرنی ... قدیم جنگل بھرو ادارے جناب خواجہ اویس قرنی
فراق حضرت میں جان و دل کو جلایا عشق محمدی نے ... عجب محبت کے ہیں اشارے جناب خواجہ اویس قرنی
رہے ہیں صحرا میں عمر ساری نہ دیکھا ظاہر میں حسن احمد ... مقام باطن کئے نظارے جناب خواجہ اویس قرنی
سدا محبت میں چشم تر تھی کمر میں تھا تسمہ مثال مجنوں ... رہے ہیں دنیا سے کیا کنارے جناب خواجہ اویس قرنی
تمام ہر دو جہاں میں عاشق ہوا نہ ایسا کوئی ہوگا ... ملک بھی صل علیٰ پکارے جناب خواجہ اویس قرنی
دیا جو اپنے گلے کا جامہ تو بولے مولا علی کو حضرت ... یہ دینا مشتاق کو ہمارے جناب خواجہ اویس قرنی
پہنایا جامہ علی عمر نے رہا نہ ہوش و حواس باقی ... تو دیکھا احمد نبی ہمارے جناب خواجہ اویس قرنی
میاں غریبوں کی التجا ہے جو نظر رحمت حضور کی ہو ... بری بھلی ہیں گدا تمہارے جناب خواجہ اویس قرنی
نہ ہو نہیں شاعر نہ علم مجکو غریب جان شاہ دے صابری ہے ... نبی کا سایہ ہو سر ہمارے جناب خواجہ اویس قرنی

غزل

مجھسا عاشق تیرا اے ماہ لقا ہے کہ نہیں ... دل دیا جاں بھی دی سر بھی فدا ہے کہ نہیں
ہم تیری دید کے طالب ہیں تو پردے میں رہا ... ہائے اس پر بھی تجھے شرم و حیا ہے کہ نہیں

تیری الفت میں نہیں تاب و تواں تن میں مرے
کچھ تیرے دل میں میاں مہر و وفا ہے کہ نہیں

جس نے کچھ ناز کیا حسن پہ اپنے پیارے
پھر وہی بیچ سر بازار بکا ہے کہ نہیں

تیری فرقت میں تڑپتی ہوں شب و روز میاں
آپ کے دل میں ذرا لطف و عطا ہے کہ نہیں

جسکو چاہتے ہو حضوری میں بلا لیتے ہو
تیرے دربار میں عاجز کو بھی جا ہے کہ نہیں

میں تو مردہ ہوں مگر تجھ میں مسیحائی ہے
کرامات کی میاں تجھ میں نوا ہے کہ نہیں

عید کو کرتے ہیں قرباں شتر گاؤ بکرا
آپ قرباں نہیں ہوتے یہ منزل ہے کہ نہیں

زاہد دنکو یہ گماں ہے کہ ہمارا ہے بہشت
یہ تو فرمائیں ہمارا بھی خدا ہے کہ نہیں

جا کے پیغام تو اس یار سے کہدی فوراً
تجھ میں طاقت اری ای باد صبا ہے کہ نہیں

لا الٰہ کے جو معنے ہیں کہیں غیر نہیں
وہی موجود ہمہ جا ہے وہ یا ہے کہ نہیں

وہ تو کہتے ہیں کہ جو کچھ ہے اسی سے ہے میاں
ہم بھی کہتے ہیں بھلا اس کے سوا ہی کہ نہیں

لامکاں سب اوسے کہتے ہیں نہیں اس کا مکاں
جسم میں جان میں اور دل میں بسا ہی کہ نہیں

جس نے پہچان لیا حق کو تو عارف ہے وہی
وہ بری دوزخ و جنت سے ہوا ہی کہ نہیں

جس نے دیکھا ہی محمد کو خدا دیکھ لیا
اوسکی یکتائی میں کچھ فرق ذرا ہے کہ نہیں

جس کے ملنے سے جو مل جاتی خدا پھر دیکھو
پیر و مرشد ہے وہی راہ نما ہے کہ نہیں

میراں شاہ عاجز و مسکین گنہگار سے
بولو اجمیر کے سلطاں کا گدا ہے کہ نہیں

غزل

گدا اقل کا گدا ہوں میں تمہارا اے میرے صاحب
سوا تیرے نہیں کوئی ہمارا ای میرے صاحب

دو عالم میں تیری جلوہ نمائی ہے مگر خدا
میں حیراں ہوں نکارا ہی سہارا ای میرے صاحب

کوئی ہوش نہ یاد رہی بجز تیرے علی احمد
سوا تیری نہیں کوئی ہمارا اے میرے صاحب

رسول اللہ کے پیارے ہو علی کی دل لارے ہو
ہے عبد القادری واو تمہارا ای میرے صاحب

برائے حضرت گنج شکر لیجے خبر میری
گنہ گارم غریبم بے سہارا ای میرے صاحب

پڑی مجدھار میں کشتی نکالو لے شہ کلیر ۔ جو بے پایاں ہے دریا بے کنارا ای میری صابر
سگ در بار میراں شاہ تیری درگاہ عالی میں ۔ ہُوا ہے سر کے بل حاضر بیچارا ای میرے صابر

غزل

تیری محفل میں آ جاناں تیرا دیوانہ آتا ہے ۔ وصل کی آرزو میں جھومتا مستانہ آتا ہے
نہ کوئی مونس و ہمدم نہ یار و آشنا کوئی ۔ یہ سوکر دین و دُنیا سے میاں بیگانہ آتا ہے
ہُوا برگشتہ و ویراں مثل مجنوں بیاباں میں ۔ وہ گاتا کس خوشی سے یار کا شاہانہ آتا ہے
سُنا ہے عشق ساقی سے تیرا پُر جوش میخانہ ۔ لئیے ہاتھوں میں شیشہ دوسرا پیمانہ آتا ہے
جو دیکھا تیری صورت کو مثال شمع روشن ہے ۔ جلانے کو وہ اپنا تن بدن پروانہ آتا ہے
تیری فرقت میں ای پیارے ہزاروں ٹھوکریں کھاتا ۔ مگر وہ ڈگمگاتا حالت رندانہ آتا ہے
تیرے دربار یا صابر یہ عاجز میراں شاہ پُر غم ۔ ضعیفی ناتوانی ہے ولے مردانہ آتا ہے

راگ کافی بھیرویں

پیارے من اپنا سمجھاویں تا یوں یار ملے

یار ملن دی ریت نیاری
وحدت دا دریا نیارا
ہستی اپنی مار گواوے
اندر تیرے سگل انھیرا
تیرا اُس دا فرق نہ تلدا
مَیں توں دہیہ جھگڑے سارے
دُوتی دشمن اندر تیرے
یار ہی تیرے اندر وسدا
میراں شاہ ایہہ بھیت نیارے

سنگو نال جی لاویں یاری
ناں ہتھ ناں گھاٹ کنارا
گلیں باتیں ہتھ نہ آوے
حرص ہوا نے پایا گھیرا
علماں فکراں نال نہ ملدا
اک حقیقت جان پیاری
مار انھاں دی کریں نبیڑے
جس دی مٹھڑی بول ہے وسدا
گور چشتی توں لبھدے سارے

جھہک جھہک سمیں نہ لاویں
اُس وچ غوطہ لاویں
جیوندیاں مرجاویں
پریم اگن چمکاویں
گور توں گت مت پاویں
دل توں دُوج گواویں
تاں توں مرد کہاویں
جی موڑ جھاتی پاویں
تن من گھول گھماویں

ضلع کافی راگ

کوئی رانجھن یار ملادے بردی اُس دی ہاں

جاں اوہ تخت ہزاریوں آیا
شان ماہی دی رب سوہائی
عشق رانجھن دی گھایل کیتی
اوگن ہار میں اس دی باندی
عملاں والیاں لے گل لاوے
بھیس وٹا کے آوی ویہڑے
جنوں پاک جمال وکھاوے
میراں شاہ تدوں نہہ نہ ہاریں

آن اساڈا دل بھرمایا
ہیر نمانی آن قبولی
حال سناواں جو کجھ بیتی
بحر غماں وچہ غوطے کھاندی
سانوں کر کر ناز دکھادی
وارثاں ہن اُستوں کھیڑے
جج اکبر وچہ گھرڑے پادی
تن من جیوڑا استوں واریں

ہُن کیوں حسن چھپاوے
ہُن بھی کرم کماوے
جے اج بھیڑی آوے
آکر پار لنگھاوے
سو کردا جو بھاوے
پاک جمال دیکھاوے
پھر کیوں سکے جاوے
جد چاہے گل لاوے

راگ پوربی

سیتو تن من واراں ماہی آن ملے

چاک ماہی دا پریم ستائے — بن ویکھے مینوں چین نہ آوے
تائیوں ہون بہاراں ماہی آن ملو

آپ تاں رم رہیا تخت ہزارے — ہیر عاجز کت جائے پکارے
بیدرداں دیاں گلاں ماہی آن ملو

ماہی بے پرواہیاں کردا — اوگن ہار دا جیوڑا ڈردا
کردی پیچ وچاراں ماہی آن ملے

میراں شاہ کوئی بھیس وٹاواں — چاک ماہی نوں ڈھونڈھ لیاواں
کر کے جتن ہزاراں ماہی آن ملے

راگ کافی ڈوگر

موڑیں وے مہاراں ڈھولن یار

عشق تیرے نوں ڈھونڈیدہ کوہی	پل نہیں چین قرار	موڑیں وے مہاراں ڈھولن یار
جو دیکھاں تاں تن جند پینی	آماندی بے سار	موڑیں وے مہاراں ڈھولن یار
تیں بن جی ہولادو ہیں جہانیں	کون بیسرا غمخوار	موڑیں وے مہاراں ڈھولن یار
میراں شاہ جو کرم کماوے	کرساں شکر ہزار	موڑیں وے مہاراں ڈھولن یار

خیال

دل لگا تیرا ہنداجانی یار۔ ہو دل لگا تیرا ہنداجانی یار

کون ولاندیاں لگیاں مٹھڑی	عشق جنہاں دیاں کھیاں چوڑی	کردے جان نثار
دلدیاں لگیاں کون چھپانے	ایہہ رمزاں کوئی دردا جانے	عارف با اسرار
جسنوں پیری زحمت ہوئی	بن محبوب طبیب نہ کوئی	وصل ہووے دلدار
اس عشق دی بکھڑی بازی	بہاویں حقیقی بہاویں مجازی	اوڑک جاندی ہار
میراں شاہ لکھہ بھید چھپانے	کرکر ہارے منہ نہ بجھانے	علم عقل بیکار

غزل

اے میرے محبوب دلبر مجھکو تیرا عشق ہے	جب ہوا اول سے آخر مجھکو تیرا عشق ہے
خاک باد اور آب آتش کا حجاب اپنا کیا	کیا تیرے چھل بل ہیں یار مجھکو تیرا عشق ہے
صورت انساں میں ہوکر ہیم کے پردہ میں آ	کیا ہوا باطن سے ظاہر مجھکو تیرا عشق ہے
اس تیری ناز و ادا پر یار تیں بلہار ہوں	بادشاہ اور خود گدا گر مجھکو تیرا عشق ہے
کس لئے اتنا تکلف کرتے ہوا ی جان من	آ کبھی پردے سے باہر مجھکو تیرا عشق ہے
جب نہ تھا کچھ بھی تو ہی تھا اب تو ہی ہے جا بجا	بس تو ہی حاضر ہے ناظر مجھکو تیرا عشق ہے
میراں شاہ کو اب نشاں تیرا ملا اے گلبدن	خواجگان چشت کا در مجھکو تیرا عشق ہے

راگ اسوری

ہندل دلی یا معین الدین خواجہ
چوداں طبق موں پڑی دھوم تیرو
حضرت عثمانؓ کے راج دولائے
میراں شاہ عاجز بہکھاری کی راکھو

تیرو جیت نام سب راؤ راجہ
اپنے کرم سوں سبھی کیجو کاجہ
ہندوستاں ہیں تمہیں مہاں راجہ
دین اور دنی موں شرم اور لاجہ

کافی ڈوگر

سانوں یار پوادے بنگلا

سوہنا بنگلا من چت بھاوے
رلمل سیاں تنجن لاواں
عشق دی ہٹڑی پڑیا گل ہار
الیا مارسنگا رہناواں
وچہ بنگلے دے نظراں ٹاراں
تائیوں بنگلا خوب سوہاوے

دوتی دشمن پاس نہ آوے
ہس ہس گیت وصل دے گاواں
وچہ منجھیر دے پلٹے گڈیاں
کوین نوشوہ دے من چت بھاواں
ویکھ پیا نوں ہون بہاراں
میراں شاہ پیا گل لاوے

گردے لوا دیئیں جھنگلا
چرخہ منگا دیئیں رنگلا
سرہ ہودے وچہ تکلا
آن لوے انگ سنگ لا
پا اکھیاں وچہ کجلا
دھرم رہے ناں اگلا

دوہڑہ

یا خواجہ چشتی اجمیری پریم تیری نگھیری ہاں
پنت کمینی دہردی پاپن پاپ ریتیں ہیں تیری ہاں

شان تیری ہی رب رسولی تجہ وردی میں چیری ہاں
میراں شاہ نوں ماں ہی تیرا او گنہار گھنیری ہاں

سی حرفی

الف اللہ دا نام دھیاواں تن من گھول گھماواں بجرا باواں
آل اتے اصحاباں تائیں بیٹھ درود پچاواں سیس نواواں

پاک جمال نبیؐ دی خاطر وچ مدینہ جاواں شکر بجاواں
میراں شاہ مَیں گور چشتی وے رات دِنے گُن گاواں عشق نبھاواں

ب
برہوں دی آتش بھڑکے تَن مَن پھوک جلایا خوب ستایا
ظالم ہو کے اندر وڑیا بھانبڑ خوب مچایا رحم نہ آیا
دُنیا دین بھُلائے دووِیں وہم خیال اُٹھایا پریم رچایا
میراں شاہ ایہہ ناز عشق دا کِی کِی رنگ وکھایا انت نہ آیا

ت
تقریراں نا کر پیارے ایہ تیری بھُولی کریں فضولی *
کربل دے وِچ قتل کرائے سر تقدیر قبولی آل رسولؐ
شمس جیہاں دا پوش لہایا کر گل اصل اصولی تے معقولی
میراں شاہ منصور بیچارا اُچّے چڑھایا سُولی حُکم عدولی

ث
ثابت جِن شوہ نُوں کیتا ہر دم لین نظارے نال پیارے
ھُو معکُوس دی سمجھ حقیقت کیونکر رہن نیارے بَن متوارے
جھگڑے جھیڑے مُفت بکھیڑے مُورکھ کر کر ہارے اوگن ہارے
میراں شاہ پی پریم پیالا بیٹھو کسے کنارے ہو کر نیارے

ج
جگر وچہ زخم ہجر دا کِسنوں پھول وکھاواں کس ور جاواں
باہجوں وصل علاج نہ کوئی سو سو مرہم لاواں نفع نہ پاواں
برہوں ظالم اندر وڑیا کیونکر جان بچاواں خاک سماواں
میراں شاہ دربار خواجہ دے رو رو حال سُناواں تاں سکھ پاواں

ح
حاکم ہے دو ہیں جہانیں چشتی پیر پیارا سو ہنا سارا
رنپٹ کمینی دامن لائے لاگے پریم نظارا اکر چمکارا
حُسن نوری دی شان دیکھ کے کیتا مست آوارا اوگن ہارا

میراں شاہ اِیہہ پریم نگر دا اوکھا راہ نیارا مشکل بھارا

خ
خوبی ہے تیری پیارے ہستی خودی گواویں تاشوہ پاویں
وفی انفسکم ویکھہ قرآنے دلبر دلوچہ پاویں دُور نہ جاویں
ہمت کر کے مرداں والی کامل عشق کماویں خاک ہو جاویں
میراں شاہ دربار ہادی دے رمز مجبوبی پاویں سیس نواویں

د
دلیلاں چھڈ دے پیارے ایہہ ہے سوکن ویہڑا جھگڑا جھیڑا
آپے صاحب کرے کراوے دُوجا دس ہے کیہڑا کریں نبیڑا
مَیں تُوں دی گل بھا ہی پیاناں کجھہ تیرا نا کجھ میرا
میراں شاہ سب توڑ دلیلاں تاں وسدا ہے ویہڑا کریں نکھیڑا

ذ
ذلیل کیتا ہے تینوں ظالم نفس اتارے جگ وچ سارے
چور اندر دا دشمن تیرا اس توں رہیں کنارے تکیے سہارے
جس مرداں نے ماریا اس نوں سو ویکھن نظارے رب نے تارے
میراں شاہ اس ظالم کیتے افلاطون نکارے پھرن آواری

ر
راز الٰہی اندر سمجھو وچہ کتابیں ناہیں سمجھہ کداہیں
نحن اقرب گور توں جانے کاہنوں پھر دا راہیں پاگل باہیں
عالم فاضل غوطے کھاندے دُور نہیں اوہ سائیں ہے من ماہیں
میراں شاہ جد بھرم نہ اوٹھے روروماری آہیں لبھدا ناہیں

ز
زور آور دلدار ہے تیرا سو سو ناز دیکھاوے ہتھہ نہ آوے
جیوں جیوں دل دیکھن نوں چاہے تیوں تیوں مُکھہ لکاوے من ترساوے
عاشق کرے بہتیرے ترلے تن من پھُوک جلاوے خاک رلاوے
میراں شاہ جو عاشق ہووے جیوندیاں مر جاوے درسن پاوے

س سُنیں فریاد فرید اکیستی عشق دیوانی تے مستانی
نام اللہ دے موڑ مُہاراں صدقہ بدر دیوانی دلبر جانی
بَیں کملی وچہ گن نا کوئی توں چشتی لاثانی دوہیں جہانی
میراں شاہ دی نام خواجہ دے کر مشکل آسانی ذات رحمانی

ش شراب محبت والی ساقی آن پلادیں خودی بُھلاویں
اپنا شوق عنایت کرکے ہور خیال بُھلادیں یار ملاویں
وہم خیالوں فارغ کر کے مست الست بنادیں بھرم اُٹھادیں
میراں شاہ نوں نال کرم دے اپنی چرنی لادیں فضل کمادیں

ص صبر آرام نہ آوے دل نوں باجھوں دلبر جانی دوہیں جہانی
ہے کوئی وردی آن ملاوے جان کراں قربانی مَیں مستانی
اک داری شوہ آن وکھاوے صورت یوسف ثانی حسن نورانی
میراں شاہ پی نظر نہ آوے بھٹھہ پئی زندگانی باجھوں جانی

ض ضرور ایہہ ضرب برہوں دی وچہ سینے دے رڑکے اندر وڑکے
آتش عشق جلاوے دل نوں ظالم لانبو بھڑکے جیوڑا دہڑکے
ہجر وصل توں فارغ کردے یا خواجہ بانہہ پھڑکی رحمت کرکے
میراں شاہ سب تن من میرا کوئلا ہو یا سڑکے آتش بھڑکے

ط طالب عارف داہو کے جانے شان محبوبی تے مطلوبی
گر صورت وچہ فانی ہو کے پاوے گوردی خوبی رمز قلوبی
ہر ہر شان ہے واحد پیارا آپے ہو مرغوبی تے مربوبی
میراں شاہ وچہ راہ عشق دے کر حالت مجذوبی تیری خوبی

ظ ظاہر تے باطن پیارا ہے موجود اکلا ناہ ہو جھلا

اوّل آخر سبھ صفتاں وچ ناہیں باہجوں اللہ اللہ
گور اپنے دا چیرا ہو کے کرتوں پاک محلا ویکھ تجلا
میراں شاہ سر شرک کفر دے مارو سو کھلا کر و تلا

ع عشق نے گھایل کیتے عاجز لاکھ ہزاراں انت ظاراں
غیبوں لانبو بھڑ برہوں دا جالے وانگ انگیاراں ایہو کاراں
ظالم خونی ترس نہ آوے کیتے قتل ہزاراں بن تلواراں ٭
میراں شاہ جے ستگور چشتی آن لوے بن ساراں ہون بہاراں

غ غلام ہاں اُس دی بردی جیہڑا دلبر آن ملاوے ہٹ وکاوے
گنج شکر مسکیناں تائیں جیکر دامن لاوے آس پوچاوے
دِلبر بے پروا ہیاں کردا جو جو من چت بھاوے رحم نہ آوے
میراں شاہ چل پاک پٹن نوں جو سوہنا گل لاوے کرم کماوے

ف فریاداں سُنیں فریدا در تے آن پُکارے اوگن بھاری
برہوں نہہ گتھائیں لگڑا آن کرو کجھہ کاری جاواں واری
پیچ نکاری ڈُوہردی پاپن شوہ نے منوں وساری اکھ تیاری
بانہہ پکڑی دی لاج ہے تینوں میراں شاہ جندواری سو سو واری

ق قناعت گوشے اندر بہہ کے نام دھیائیے من چت لائیے
نفی اثبات دا کسب کر کے دلتوں غیر اُٹھائیے تا سکھ پائیے
گور اپنے دا کرو تصور دل دی اکھ لڑائیے لذت پائیے
میراں شاہ وچ راہ عشق دے اپنا آپ گوائیے تا شوہ پائیے

ک کرم توں کریں کریماں اپنا شوق دلائیں فضل کمائیں
ذات تیری وچ فانی ہو کے ہو دن دُور بلائیں تو توں سائیں

مَیں تُوں دا سب وہم اُٹھا کے اپنا آپ وکھائیں ہر ہر جائیں
میراں شاہ ہے اوگن ہارا اکو اِک سمجھائیں نال رضائیں

ل لباس تینوں والا پھوک ہووے مستانہ پھرے دیوانہ
نفی خودی توں فارغ ہو کے پاوے خفی خزانہ بن مردانہ
وہم ہستی دی توڑے پھاہی ایہہ ہے بندی خانہ سمجھ نادانہ
میراں شاہ جد گورا پنے دا کال کرے نشانہ کون بیگانہ

م مینوں جد بلیا ماہی ستیاں تاں ہنالے ہو خوش حالے
شکر ہزاراں سدا سوہاگن ہوئی ہیر سیالے ہُن متوالے
جاں جاگے تاں اوہو ماہی سر میرے دا والی رمز نرالی
میراں شاہ چھڈ تخت ہزارا آیا دین وکیھالی ہو کرپالی

ن نیناں دے ناز وکیھا کے کیتی مست دیوانی دلبر جانی
سُتی قسمت جاگی میری جد تُرٹھا شاہ جیلانی قطب ربانی
ولیاں دا سردار ولی ہے نا کوئی اُسدی ثانی وِچ جہانی
میراں شاہ ہے پیر پیراں دا حضرت غوث صمدانی اعظم شانی

و وسیلہ ہند ولی ہے حضرت پیر اجمیری مَیں ہاں چیری
صدقہ عثماں ہارونی دا لاج رکھیں توں میری خادم تیری
یا چشتی سرکار معلیٰ پریم تیرے نے گھیری پاؤ پھیری
میراں شاہ وچہ ہجر تاڈے ہوئی خاک دی ڈھیری بِرہوں گھیری

ھ ہدایت ہادی باہجوں ہرگز راہ نہ پاوے عُمر گواوے
بحر وحدت دا نہیں کنارہ بن گور ہاتھ نہ آوے غوطے کھاوے
ولی محمد کہیون ہارا اونجہہ جیہہ جے لاوے پار لنگھاوے

میراں شاہ ایہہ بن سر وتیاں مطلق انت نہ پاوے اوڈ واجاوے

لام لیاج آن کلاوے واہ وا تیری یاری تے دلداری
دو کھاں وچوں سکھ وکھلے واہ تیری غمخواری میں بلہاری
پیچ نکاری دھروی پاپن اک نظر وچ تاری اوگن ہاری
میراں شاہ میں کی گن گاواں کیتا کرم ستاری واحد باری

الف حمزے دی واہ چتراٸی کیا نازو یکھا یا مکھ چھپایا
ہر صورت وچہ کنڈل کھاکے حمزہ نام دھرایا خوب سمایا
گورچشتی وے بل بل جاواں دلتوں غیر اوٹھایا الف وکھایا
میراں شاہ کر لکھ شکرانہ جھگڑا رب مکایا ستگور پایا

ی یاری جے یار نبھاوے تاں عاشق سکھ پاوے لوے کلاوے
ہجر وصل توں فارغ ہو کے سب قیدوں چھٹ جاوے دوج گواوے
الانسان سری وچہ ہو کے انحد ناد بجاوے مست کہاوے
میراں شاہ پڑہ کلمہ طیب جے ستگور سمجھاوے لذت پاوے

شجرہ شریف چشتیہ صابریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یارب صاحب توں سلطان | مفضل کریں تاں نال زبان
شجرہ چشتی کراں بیان | پڑھاں پڑھاواں نال پیار

یارب توہیں بخشن ہار

میراں شاہ ہے پیر پیارا | جسنوں جانے عالم سارا
ظاہر باطن وچہ اوجیارا | روشن ہویا وچہ سنسار

یارب توہیں بخشن ہار

ولی محمد قبلہ میرا | دل میرے وچ اُس دا ڈیرا
اوہ صاحب ہے میں ہاں چیرا | وچ جالندھر خاص قرار

یارب توہیں بخشنہار

واہ واحضرت سید میر | مینوں ہردم تیری ڈھیر
ہووے دل اندر تاخیر | در تیرے نت کراں پکار

یارب توہیں بخشنہار

سید یار محمد سائیں | چنتا من دی سب مٹائیں
ظاہر باطن سبھنیں تھائیں | دل نوں ہووے صبر قرار

یارب توہیں بخشنہار

میراں سید بھیکھ کمال | چشتی پاک جلال جمال
تن من واراں دل دی نال | وچہ گھڑاتام عالی دربار

یارب توہیں بخشنہار

شوہ مالی دی افضل شان | دل میرے وچ ہردم دھیان
وچہ انبیٹھی نور نشان | سید پاک عالی سرکار

یارب توہیں بخشنہار

شیخ داؤد دا رتبہ عالی | رب نے کیتا قرب کمالی
نام لیاں تے ہو خوش حالی | کھولے دل دے سب اسرار

یارب توہیں بخشن ہار

محمد فتح اللہ ہے سائیں | ہردم کرساں صفت ثنائیں
اپنا شوق شراب پلائیں | پی کے ہوواں مست خمار

یارب توہیں بخشنہار

حضرت ابوسعید بن نور | پاک نبی دے سدا حضور
حنف ولایت ہے مشہور | شرع طریقت وچہ ہوشیار

یارب توہیں بخشنہار

حضرت شیخ نظام الدینا | تیں پر صدقے تن من کین
نور وحدت سوں بھرے سینا | بلخ تیرا ہے خاص مزار

یارب توہیں بخشنہار

حضرت شیخ جلال الدین | بخشو میںنوں نور یقین
کرو حمایت یوم الدین | وچہ تہنیسر پاک مزار

یارب توہیں بخشن ہار

شیخ عبد القدوس کمالا | بخشو شوق شراب پیالہ
دو جگ تیرا نام اوجالا | وچہ گنگوہ تیرا گھر بار

یارب توہیں بخشنہار

شیخ محمد جی جب آؤ | عاجز نوں من دامن لاؤ
نال کرم دے جھاتی پاؤ | بحر الم سوں کریو پار

یارب توہیں بخشن ہار

عارف احمد پیر پیارے | دو جگ اندر تارن ہارے
روشن نام تیرا ہے سارے | نام اللہ دے لے من سار

یارب توہیں بخشنہار

حضرت عبد الحق مخدوم | جگ ہیں نام تیرا معلوم
وچہ ردولے تیری دھوم | توشہ دیندے لکھ ہزار

یارب توہیں بخشنہار

جلال الدین پانی پت والے | درسن کردے قسمت والے
پار لنگھائے عیباں والے | من میرے دل موڑ مہار

یارب توہیں بخشن ہار

حضرت خواجہ شمس الدینا | ترک ولایت شہر نگینا
سورج وانگوں دسکے سینا | پانی پت دے وچہ مزار

یارب توہیں بخشن ہار

مخدوم علاؤ الدین پیارے	صابر روشن نام ہو سارے
آن پڑا ئیں کلیر دوارے	کرو عنایت صبر قرار

یارب توہیں بخشنہار

گنج شکر دا قرب کمال	رُہد کمایا چھتی سال
رُتبہ پایا قطب ابدال	پاک پٹن وچہ ہے دربار

یارب توہیں بخشنہار

حضرت خواجہ قطب ولی ہیں	محرم راز خفی وجلی ہیں
آل نبیؐ اولاد علیؑ ہیں	دلّی وچہ ہے راج دوار

یارب توہیں بخشن ہار

معین الدین چشتی اجمیری	پار اُتار کشتی میری
چڑہدے لہندی دہوم ہو تیری	خواجہ پاک سید سردار

یارب توہیں بخشن ہار

یارب دے دیدار عبیدا	صدقہ عثماں ہارونیدا
بخشیں میںنوں شوق غنی دا	مکّے وچہ دیوار مزار

یارب توہیں بخشنہار

خواجہ حاجی شریف جناب	ساز سرنگی بجے رباب
سُن کے ہندا جگر کباب	زندنی تیرا خاص مزار

یارب توہیں بخشنہار

یا خواجہ مودود پیارے	فیض تیرا ہے عالم سارے
مَیں جیہے تیں سے لکہہ تارے	ہُن عاجز دل موڑ مُہار

یارب توہیں بخشنہار

خواجہ یوسف بن ناصر الدینا	میں ہاں عاجز بنپٹ کمینا
تیرا نام صحی کر لینا	دل وچہ وجدی تیری تار

یارب توہیں بخشن ہار

خواجہ ابو محمد چشتی ہ | پار کرو ہن میری کشتی
پل وچہ طالب ہون بہشتی | تت مینوں ہے طلب دیدار

یارب توہیں بخشن ہار

خواجہ ابو احمد ابدالا | آن پلا دیں پریم پیالا
ہووے اوکھا راہ سکھالا | تیں پر میرا دار مدار

یارب توہیں بخشن ہار

یا خواجہ اسحاق ہو شامی | جگ وچہ تیرا فیض مدامی
کر میری منظور غلامی | در تیرے ہت کراں پکار

یارب توہیں بخشن ہار

خواجہ علو ممشاد دینوری | دل دی آس کریں توں پوری
نال کرم دے بخش حضوری | ویکھاں وحدت دی گلزار

یارب توہیں بخشن ہار

ہبیرۃ البصری شیخ کمالا | دیویں مست شراب پیالا
چشت نگر دا نام اوجالا | بھرے وچ تیرا دربار

یارب توہیں بخشن ہار

حضرت خواجہ مرعشے سائیں | کرم کریں ہن دیر نہ لائیں
عاجز نوں ہن دامن لائیں | دیویں اپنا پاک دیدار

یارب توہیں بخشن ہار

خواجہ ابراہیم ادھم | دور کرو سب رنج و الم
کھولیں دل دے راز اگھم | روضہ تیرا بلخ بخار

یارب توہیں بخشنہار

خواجہ فضیل ہو ابن عیاض | ہے دربار تیرا فیاض
عربی فارسی علم ریاض | معلم تینوں سب اسرار

یارب توہیں بخشن ہار

خواجہ عبد الواحد بن زید	وہم ہستی دی توڑ قید
پوری ہووے آس اُمید	فیض تیرے دا گرم بازار

یارب توہیں بخشن ہار

حسن بصری دے میں بلہاری	پنج چشت نو قادر سارے
سبتھے سیس نوا دن ہارے	جاری کیتے دس اور چار

یارب توہیں بخشن ہار

شاہ شاہاں مختار علی ہیں	دین دُنی سردار علی ہیں
خفی جلی اسرار علی ہیں	شیر خدا قاتل کفار

یارب توہیں بخشن ہار

ظاہر باطن کر پڑتالے	پایا نام محمد عالی
چوداں طبقاں دے ہن والی	سارے اُمت دے سردار

یارب توہیں بخشن ہار

پڑھ کلمہ توں نال یقین	جِتوں ہو یا روشن دین
حاصل کر توں نور یقین	دوہیں جہانیں بیڑا پار

یارب توہیں بخشن ہار

بسم اللہ الرحمن الرحیم ## سی حرفی بسم اللہ الرحمن الرحیم

الف اوّل اللہ اتے آخر اللہ ہو کے ظاہر ظہور دیکھایا ہے
الف آپنے آپ دے ویکھنے نوں صورت پکڑ کے شور مچایا ہی
الف آحد لئے میم دا پہن جامہ دیکھو آپنا آپ چھپایا ہی
ہر ہر اسم تے صفت دے وچ ہو کے میراں شاہ نوں آن بھرمایا ہی

ب بہت کریم دا کرم ہو یا ہوئی حُب تے پاک حبیب کیتا
چوہاں یاراں نوں قرب کمال ویکے وچہ خاص محبوب نجیب کیتا

وچہ آپنا بھیت چھپائیکے تے ساڈے پاک جمال نصیب کیتا
میراں شاہ ایہہ وحدت دا باغ کھڑیا کوئی دُور تے کوئی قریب کیتا

ت تاردتا عیباں والیاں نوں ساڈا پیر بھی پیراں دا پیر ہویا
ہت شاہ جیلانی دا وِرد میںنوں شہنشاہ جو روشن ضمیر ہویا
جلوہ وچہ بغداد دے چمک مارے غوث پاک میراں دستگیر ہویا
میراں شاہ محبُوب خدا دا جے دونوں جگت اندر بینظیر ہویا

ث ثابتی نال یقین یارو آؤ وچہ اجمیر دے جایئے جی
ہند دل ولی عطاء رسول چشتی حال دلاں دا جا سُنایئے جی
خواجہ پیر ہے خاص حبیب اللہ اوہدے قدماں تے سیس نوایئے جی
اوس خواجہ عثمان دے لاڈلے تے میراں شاہ نوں گھول گھمایئے جی

ج جلوہ جلال جمال ربّی کوچہ خاص اجمیر دا جائے دیکھو
مجلس خانہ دربار رسولؐ دا ہے اوتھے جائیکے دُھونی رمائے دیکھو
خواجہ پیر دے قدماں دی خاک یارو سُرمہ اکھیّاں دے وچہ پائے دیکھو
میراں شاہ اوہ حج ہے چشتیاں دا کرکے دلاں نوں عین صفائے دیکھو

ح حاکم ہے دونوں جہان اندر سارے چشتیاں دا سردار ہویا
اوہدی دُھم زمین اسمان تائیں ایسا رب دا محرم اسرار ہویا
ملی اوس نوں ہند دی بادشاہی حاضر جدوں رسولؐ دربار ہویا
خواجہ پیر دے نام توں لکھہ واری میراں شاہ غریب بلہار ہویا

خ خواجہ قطب بختیار کاکی دلی وچہ نشان حضور دا ہے
وچہ خاص دربار دے جا ویکھو اوہ تاں خاص تجلّڑا طور دا ہے
آستان حضور دا شان جلوہ عین پرتوہ بیت معمُور دا ہے
میراں شاہ کی صفت ثنا کریئے اکھیّں کھول ویکھو شعلہ نُور دا ہے

د دیکھہ لیا اساں غور کرکے شکر گنج ہے پیر کمال ہویا

برکت قدم فرید دی بار اندر بیلا جنگلا لال گلال ہویا
فرد عالم دا پاک دربار یارو جس نے ویکھیا سوئی نہال ہویا
میراں شاہ بھی ویکھ کے چشتیاں نوں ذوق شوق دنیال خوشحال ہویا

ذ ذوق تے شوق دے نال سیو پاک پٹن شریف جو آوندا ہے
فرد عالم دے پاک دربار وچوں رُوحی فیض فیض اُٹھاوندا ہے
اوگن ہار تے ہیچ نکمیاں نوں شکر گنج چشتی دامن لاوندا ہے
چشتی پاک فرید دا گنج مخفی میراں شاہ ورلا بھیت پاوندا ہے

ر رب دے واسطے آو سیو کلیر والڑے پیر دے جائیے جی
اوتھے چشتی فرید دا لاڈلا ہے اوہدے قدماں تے سیس نوائیے جی
صابر پیر نوں کل جہان سیوے اوہدی پاک جمال نوں دھائیے جی
میراں شاہ ہے حسن کمال اوسدا کویں وان جمال دا پائیے جی

ز نور جے رب دے عشق دا ہے بولے عارفاں تے صدق رکھیے جی
غوث قطب تے ولی نوں من لیئے مزہ عشق حقانی دا چکھیے جی
مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ جان کے تے ذرہ آپنا آپ پرکھیے جی
میراں شاہ نہ رب دا غیر کوئی وہم غیر دا دلے توں چکھیے جی

س سُنّت تے فرض وچار پہلے قول فعل نوں سوچ سمہال میاں
جے توں عین حقیقتوں محرم ہوویں تائیوں شوق ہی تیرا کمال میاں
کر کے پھند فریب نہ جگ لُٹیں ایس گل دے وچہ زوال میاں
میراں شاہ جے آپ نوں دُور کریں ویکھ یار دا عین جمال میاں

ش شائقاں دا جیہڑا علم ہے جی اوس علم نوں کون پچھان دا ہے
رکھ شرع شریف نوں مونہہ اگے مُلّاں عقل دے ڈھیم چلاوندا ہے
جیہڑا علم ہے رب دے پاونے دا دسّے پیر دے باجھ نہ آوندا ہے
میراں شاہ باجھوں چشتی پیر دی جی کون دلاندا بھرم مٹاوندا ہے

ص صبر کیتا صابر پیر نے جی عالی مرتبہ صبر تھیں پایا ہے لو
کئی سال کھلاوندے رہے لنگر ویکھو آپنے مول نہ کھایا ہی
شکر گنج نے سد کے پھوک ماری پلک وچہ سرور سمایا ہے
میراں شاہ قربان مخدوم توں جی صابر آپنا نام رکھایا ہے

ض ضرب خدائیدے عشق والی جنہوں لگدی ہے سوئی جاندا ہے
گلاں نال تاں کجھ نہ لبھدا ہے جیہڑا عمل کرے موجاں ماندا ہے
کامل پیر دے باہجہ نہ رب ملدا کوئی زور نہیں مان تاندا ہے
میراں شاہ ایہہ زاہداں خبر نہیں ایہہ تاکم جو پریم گیان دا ہی

ط طالباں عاشقاں صادقاں نوں عارف صوفیاں دا علم لبھدا ہی
علم حق دا ہے سینے صوفیاں دے اوہدا جاننا کسے سبب دا ہی
عارف مرد خدائیدی کرے صحبت کامل شیخ توں پاؤ نا رب دا ہے
میراں شاہ جو عشق کمال ہووے خاص ایہو تا چالڑا ڈھب دا ہی

ظ ظاہر تے باطن دی وچہ دیکھو خواجگان دی ہر دھوم دھام میاں
چشتی فیض جہان تے چمکدا ہے جلوہ خاص ہر عین تے لام میاں
مَیں توں دا نام نشان ناہیں اکو نام ہے الف تے لام میاں
میراں شاہ عاشق چشتی پیر دا ہے میرا ایہو ہی ورد مدام میاں

ع عرض سنیں اجمیر والیائیں تاں باندیاں خاص دربار دی جی
کجھ ہور نہیں دلوں لوڑدی ہاں اک سک ہے ہت دیدار دی جی
تیرا ہجر فراق نہ چین دیندا بلبل وانگ مشتاق گلزار دی جی
میراں شاہ مَیں قدماں دی خاک ادتوں ول جان تے سیس نوں وار دی جی

غ غور دے نال جو دیکھیا میں پاک پٹن شریف دا شان یارو
اکھاں کھول بہشتی دروازہ ڈٹھا صبح شام جلوہ خواجگان یارو
اندر روضے دے جائیکے ویکھ لوے حاصل ہووندا نور ایمان یارو

میراں شاہ فرید دا نام لیندے جن انس تے زمین اسمان یارو

ف فقر کیتا شکر گنج پورا چھتی سال تاں زہد کمایا جی
دن تے رات رہے وچہ جنگلاں دے برگ بناں دا توڑ کے کھایا جی
آن پانی دی حرص نہ رہی باقی ایسا نفس نوں مار گوایا جی
میراں شاہ جو موت توں مرے پہلے اونہاں عاشقاں نے رب پایا جی

ق قرب کمال ہے اونہاں دا جی جیہڑے وچہ اجمیر دے جاوندے ہیں
ملک کابل قندھار ایران ترکی سلے آن کے سیس نواوندے ہیں
عالم مولوی عشق الٰہی والے سبھے فیض حضور توں پاوندے ہیں
میراں شاہ غریب محتاج نوں جی کدوں کرم تہیں یاد فرماوندے ہیں

ک کرم دی اک نگاہ کرکے آکھو شرم رکھے خواجگان میری
سیتو بہار میرے سرتے اوگنا ندا وچہ لاج رکھے دو جہان میری
باطل وہم خیال دا بھرم اوتھے ہنت ترفدی ہی جند جان میری
میراں شاہ میں مدہ دی گولڑی ہاں مشکل آن جو کرو آسان میری

ل لطف جس تے خواجہ پیر کرے ہند دا ولی غریب النواز میاں
سانوں مکے دا حج نصیب ہووے لاوے آن جو پار جہاز میاں
خواجہ پیر نے طالباں صادقاں نوں کیتا پلک اندر محرم راز میاں
ویکھاں کدوں منظور حضور ہووے میراں شاہ دا ناز نیاز میاں

م مذہب ہے دین ایمان چشتی میں تاں جان لیا جند جان چشتی
محرم راز نہاں عیان چشتی مظہر نور ظہور سبحان چشتی
کعبہ قبلہ زمیں آسمان چشتی خاص رب رسول دی شان چشتی
میران شاہ حدیث قرآن چشتی گل باغ بہار بستان چشتی

ن نین ہین ترسدے نت میرے خواجہ پیر دے پاک جمال تائیں
روشن چشتی چراغ دا فیض ہویا شرق غرب جنوب شمال تائیں

علیؑ نبیؐ دی ذات پچھاندے ہین خواجہ پیر وڈے قرب کمال تائیں
میراں شاہ دا آتماشا دہووے کرے کرم جو ایس کنگال تائیں

و وردمیرا صبح شام سیتو فرد عالم دا نام چپتار دی ہاں
اوگن ہاریں وانگ جلھوڑیاں دی نت فرید فرید پکار دی ہاں
بھاویں روپ انوپ دی کوہجڑی ہاں سیتو گولڑی چشتی سرکار دی ہاں
میراں شاہ نوں لکھہ مبارکاں جی خاکسار تاں پاک دربار دی ہاں

ہ ہدایت ہے ہادیاں چشتیاں دی باجہ رب تھوں غیر نہ جانئے جی
ہمہ صفت موصوف موجود اللہ ایہو حرف توحید پچھانئے جی
اک جانناں ویکھناں اک سنناں اک بول کے ڈی موجاں مانئے جی
میراں شاہ جو رب نوں ویکھنا ہیں انہاں معنیاں نال سیانئے جی

لام لبہ لئو جیکر لبہنا ہے ویلا پہیر اتھے ہتھہ نہ آونا ں ہے
ایتھے پلک تے جھلک دا میلڑا ہے دم گیا نہ آونا جاونا ہے
ویکھو کھلی دوکان رسولؐ دی ہے یار و تسانے پہیر پچھتاونا ہے
میراں شاہ باجھوں دہن لگیاں تے نہیں کسی نی پار لنگھاونا ہے

الف حمزہ دی رمز نوں پاؤ یار و کہیا الف نے روپ وٹائیا ہے
مطلق اک نہ دوسری نال ملدا کیسا حمزے دی شان ویکھائیا ہے
حمزہ الف نے ناز ویکھاونے نوں کنڈل کھائیکے جگ بھرمائیا ہے
میراں شاہ ہے سیم دا راز او کہا کسے کسے دی مت سمائیا ہے

ی یار دلدار غمخوار میرا چشتی پیر ہے محرم اسرار میرا
قبلہ کعبہ تے دین ایمان میرا دین دنی اندر حامی کار میرا
اوگن ہار کنگال نوں شاہ کیتا ظاہر باطن اندر مددگار میرا
میراں شاہ عاجز گنہگار دا جی اک نظر کیتا بیڑا پار میرا

تمام شد سی حرفی

ملاں نامہ

ہر دم اللہ یاد کر غفلت منوں وسار
روز دہاڑے حشر دی ہو ولن یار رفیق
قدر نہ جانن علم دی پڑھن کتاب ہزار
چنگا بندہ جو مرے لہن ولے دی چا
باقی لیئے گفندی گین کپڑے چار
پہر پچھوں اسقاط دا لیئے روپیہ سب
ربا کاج توڑ دے ہندی رہن ہمیش
تھے پادن تیوریاں ویکھن سختی نال
جو کتی ہو دن ونڈیاں کتیں پوے بلیل
اج اساہوے رزق دا کھو لیا ربے بار
جلدی کرے نماز نوں جلدی دیوے بانگ
دل وچ خوشی نہال ہو ویکھے حلوہ کھیر
جتھے روٹی جوار دی ٹھاندی چھوڑ وال
ذکر چاکر خدمتی کالے لغلیں بار
پالو پالی بجھدے دیندی ڈنڈ پیار
اک سنگ نہ جانا ملے رہے ہمیشہ جنگ
اگلی علم زیادتی پچھلا علم نہ مول
جھگڑیاں اتوں لڑ پئے بولیں بولن
کٹھے ہو کے چوہدری وتا قضیا وڈہ
کجھ قاضی کجھ نعل وچہ دیندے ڈبر بلا
کس کس بھیڑو دی پیٹ نوں توڑ نمول
منجی اوتے ڈنہ پیا ولوچہ لیندی نیت

دلوں ایمانوں من توں نبی محمد یا
بحقیقت علم دی تھوں سن ای یار
لوکاں وچ نصیحتاں ہندے آپ خوار
حلوے کھیراں نان ہو قلیا اتے پلا
چادر اتے بند دو جا نماز بچار
چالی دیاں روٹیاں کھائے نعمت لا
کھان ملاں ذرت دن نہ آوے کوئی رکش
سن کے سخت بیمار نوں منگدے روز دعا
خبر لیتو یار گیا یا کتے آیا میل
ملاں نوں کوئی دعوتی ہنڈوں کردا آن
آسا پکڑ شتاب ہو جلد اتر کے انگ
ہن ہن سنگ الحمد نوں جتھے قلیاں ان
اوتھے سورت فاتحہ پڑھدے غصے نال
ہتھ عاصے گل تسبیحاں کردے یاد دم
ہن ہن سنگ لاستوی پڑھدے خوشیاں نال
اگلا ملاں کیہا رہی پچھوں آیا نہ کہان
کنہ کنہ مودی لعنتی گندر دے حشر نزول
اگے جائے مقتدیاں رو رو کرن فریاد
مسجد کلی رہ گئی دونوں دی آکدہ
باہاں ونہبے کنجکی دیندی ہتھ کڑا
چھاتی تائیں بھر گیا ہویا حشر نزول
جو رب سندا امیریاں کرے کشادہ پیٹ

چاری یار رسول دے جانو اوہ تحقیق
مردہ فروش ملانیاں کیتا علم خوار
بہ کے وچہ مسیت دے منگدے روز دعا
رج رج کھائیے بیٹھکے حب ولیدی لا
دانہ پھکا ادن گوڑ گن گن لیئے سب
کھا کے وچ جلیبیاں کردے بہر دعا
آ دروازے جو کوئی کرے فقیر سوال
اج مری یا بھابکو جہہ توں ہیں سچ خدا
جیکوئی آکھے مر گیا ہندے شکر گزار
مرن اسندے روٹی نا کھادے ڈیڈ ہڑا و سیان
دھوتیاں گھر جا سکے بہندا اونگوں پیر
جھوٹھی بخشن لالچی کہنی ختم قرآن
نگر ملاں دے دہاڑوی تردے بہن قطار
جس گھر جا کے بیٹھدے دیندے عقل بھلا
دو ملاں وچ مسیت دے بہندا نا ہیں سنگ
ٹھوکا غضب خبیث دا پیش نہ دیندا جان
ملاں وچ مسیت دے مہندے رنگی ہون
کرد عدالت چوہدری ہو دے دور فساد
دیکھو ملاں دیاں ہگیاں جتھے ہو گ پکا
پا حلوے ست پولیاں لغلیں لین لوکا
کپ گپ ہو بیٹھے آیا وچہ مسیت
جو گھر لیے کسے دے لیئے سب سمیٹ

تمام شد	اوہ گھراں بیگانیاں تازہ نفس کرن نال فقیراں سیداں جھیڑے باجھہ لڑن	تمام شد

بکتابت محمد علی کاتب امین آبادی عفی عنہ

غزل

چلو سکھی ری دہلی نگریا۔ جان مورا بالم پیارا ہے
مستان پیا پر تن من واروں۔ وہ تو جگت جیارا ہے

چشتی کر من موں ایسی لگی ہے۔ صل علی وا کیسی چھبن ہے
ہند ولی کے زیب چمن ہیں۔ ایسا پیا متوالا ہے

وانکا سکھی موہے پریم بتاوے۔ اُن بن کوئی نہ موہے بھاوے
کہری سکھی موری لاج نبھاوے فیض خواجہ کا سارا ہے

پل چھن مجھ کو چین نہ آوے۔ ایسو سکھی کوئی دُجا سناوے
چشتی کر من کی دھیر بندھاوے۔ انکا موہے سہارا ہے

سب کے جیا موں آوت ہے۔ چل دیکھئے سندر شکلی کو
جہاں بسی وہ چھیل چھبیلا۔ کیسو راج دلارا ہے

مہاں بلی مستان شاہ پیارے۔ آن پڑا میں شرن تہارے
میراں شاہ پر دیا کرو۔ یہ اوگنہار نکارا ہے

ایضاً

برائے موقعہ رخصت از عرس مبارک

مستان شاہ پیارے۔ رخصت ہمیں دلاؤ
آئے ہیں تیرے دوارے۔ رخصت ہمیں دلاؤ

ہم ہیں تیرے بھکاری فیض آپکا ہے جاری
ہے التجا ہماری۔ رخصت ہمیں دلاؤ

عبد السمیع کے دلبر۔ حاضر ہیں تیرے در پر
کابل کے ماہ انور۔ رخصت ہمیں دلاؤ

دہلی کے نام نامی اے چشتی نظامی
منظور ہو غلامی۔ رخصت ہمیں دلاؤ

پردہ ذرہ اٹھاؤ۔ مکھڑا ہمیں دکھاؤ
دامن ہیں اب لگاؤ۔ رخصت ہمیں دلاؤ

ہم یونہی پھر بھی آئیں۔ دلکی مرادیں پائیں
قدموں پہ سر جھکائیں۔ رخصت ہمیں دلاؤ

عاشق ہے تیرا چشتی اے پیر با بہشتی
ہو پار میری کشتی۔ رخصت ہمیں دلاؤ

مستان شاہ عالی۔ اے چشتیوں کے والی
ہے میراں شاہ سوالی۔ رخصت ہمیں دلاؤ

اعلان

ہر ایک علم وفن کی کتابیں خصوصاً قرآن شریف۔ کتب
احادیث۔ فقہ۔ تصوف۔ تواریخ۔ اخلاق کتب نعتیہ و
مولود شریف کتب نسوان۔ کتب انجمن حمایت اسلام
لاہور۔ کتب تعلیم اسلام معروف بہ سلسلہ قادری۔ قصہ جات۔
ناول۔ ناٹک۔ فن زراعت۔ باغبانی۔ کتب صنعت و حرفت۔
کتب قانونی مشرح و سادہ۔ کتب رمل۔ نجوم۔ جفر۔ کتب سحر
تعویذات۔ عملیات نادرہ۔ دیوان و کلیات مندرجہ ذیل پتہ
سے نہایت ارزاں نرخ پر خریدیں *

المشتہران

میسرز امیر بخش اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور